جلیس الصحابہ

نیس الثقلین

اردو ترجمہ

انیس الواعظین

اس کتاب میں اوامر و نواہی، عبادات، تصوف اور حقوق العباد، سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل پر خاطر خواہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ علم دین کا ایک ایسا خزانہ ہے جس میں اسلام کے ہر چھوٹے بڑے مسئلے پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ ایک انوکھی اور قابل قدر کتاب

تصنیف ○ مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشی رح

ترجمہ ○ مولانا محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی

سعید ایچ ایم کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

SOOD FAISAL ... DIR LIBRARY
Acc No 065999
MAILSI
TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY
Sood Faisal Mandi Library

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حلیۂ انسانیت

اُردو ترجمہ

انیسُ الواعظین

تصنیف

مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشی

ترجمہ:۔ مولانا محمد برکت اللہ صاحب لکھنوی فرنگی محلی

باھتمام

نیازمند حاجی محمد زکی ابن عالی جناب حاجی محمد شفیع صاحب غفراللہ لہ

سعید کمپنی ایچ ایم ادب منزل پاکستان چوک کراچی

عرضِ مترجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا ط

اما بعد راجی رحمۃ اللہ **محمد برکت اللہ** لکھنوی فرنگی محلی ابن مولانا حافظ محمد احمد صاحب مدظلہٗ ابن مقدام المحققین امام الریاضیین مولانا مفتی محمد نعمت اللہ بن بحر العلوم والجاہ مولانا مفتی محمد نور اللہ بن واقف علوم خفی وجلی حضرت مولانا مفتی محمد ولی ابن ناصب لوبیہ ہدی مولانا قاضی غلام مصطفیٰ ابن فاضل ارشد مولانا محمد اسعد بن حضرت ملا قطب الدین شہید سہالوی ادخلہم اللہ فی اعلیٰ علیین وافاض علینا من برکاتہم وبرکات مشائخہم الکاملین ارباب دانش کی خدمت میں عرض پیرا ہے کہ کتاب "انیس الواعظین" مصنفہ مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشی رح فارسی زبان میں وعظ کی بے مثل کتاب ہے، اب تک اس کے کئی ترجمے ہوئے مگر بعض کی زبان بے ربط اور بعض نامانوس طویل ہونے کی وجہ سے مقبول عام نہ ہوئے اسی لیے میرے ایک کرم فرما جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ ومالک مطبع مجیدی کانپور نے مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ اس کا ترجمہ بالمحاورہ کروں جس میں نہ بہت طول ہو نہ بیجا اختصار، پس خدا کا شکر ہے کہ باوجود عدیم الفرصتی کے میں نے اس ترجمہ کو ختم کیا اور "جلیس الناصحین" نام رکھا۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری اس تالیف کو پسند فرما کر مسلمانوں کو اس سے نفع دے اور میرے لیے ذریعۂ نجاتِ اُخروی کر دے چونکہ اس کتاب میں موضوع روایتیں بہت تھیں اس لیے میں نے بعض کو ترک کیا اور بعض مقام پر اس کی تفصیل اپنا قول لکھ کر کر دی ہے، علاوہ اس کے واقعۂ معراج اور واقعۂ شہادت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما میں اکثر مفید باتیں زائد کر دی ہیں۔ پس تاجران دیار و مالکانِ مطابعِ امصار کو لازم ہے کہ اس ترجمہ کو بغیر حاجی صاحب موصوف کی اجازت کے نہ چھاپیں، کیونکہ میں نے حقِ اشاعت حاجی صاحب کو دے دیا ہے۔ (وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

(مولانا) **محمد برکت اللہ** لکھنوی فرنگی محلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

عرضِ ناشر

مولانا مفتی محمد شفیعؒ مفتی اعظم پاکستان فرماتے ہیں کہ "اولیاء اللہ کی زیارت و صحبت جس طرح انسان کی عملی و اخلاقی اصلاح کے لیے نسخہ اکسیر ہے اسی طرح دوسرے درجے میں ان کے حالات و ملفوظات کا مطالعہ کرنا اور سننا بھی بے حد مفید و مجرب ہے۔" اسی لیے تزکیۂ نفس اور صفائی قلب کے لیے یا تو کسی بزرگ کی صحبت نصیب ہو یا پھر اُن کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے۔ فی زمانہ ایسے بزرگوں کی تعداد بہت ہی محدود ہے جن کی صحبت سے زندگیاں بدل جایا کرتی تھیں۔ البتہ بزرگانِ سلف کا اسوۂ حسنہ اور ان کی روحانی کتب آج بھی ہمارے لیے تنویرِ قلب و اصلاحِ حال کا سامان فراہم کرتی ہیں۔

مولانا ابوبکر بن محمد علی قرشیؒ کا شمار بھی اولیاء اللہ میں ہوتا ہے نہ صرف یہ کہ وہ ایک بلند پایہ صوفی تھے بلکہ ایک جلیل القدر عالمِ دین بھی تھے "انیس الواعظین" آپ کی ایک شہرہ آفاق تصنیف ہے جو موصوف نے فارسی زبان میں تحریر فرمائی اور جس کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ مولانا برکت اللہ صاحب لکھنوی فرنگی محلیؒ نے کیا اور اسکا نام "جلیس الناصحین" رکھا۔

اس کتاب میں چالیس عنوانات ہیں اور ہر عنوان مختلف موضوع پر مشتمل ہے۔ جملہ عنوانات کی ابتداء اسی موضوع کے حسبِ حال حدیث شریف سے کی گئی ہے جس کی تشریح مصنف رحمۃ اللہ نے عالمانہ تقریر کی صورت میں کی ہے۔ کتاب ہٰذا میں عبادات، اوامر و نواہی، تصوف اور حقوق العباد وغیرہ مذہبی اُمور کے علاوہ سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل پر بھی خاطر خواہ روشنی ڈالی ہے۔ علاوہ ازیں خاص خاص مہینوں کے خصوصی اعمال اور ان کے فضائل کا ذکر بھی بڑے ہی اثر انگیز انداز میں کیا گیا ہے الغرض یہ کتاب اپنے طرز کی انوکھی، قابلِ قدر تصنیف ہے اور علمِ دین کا ایک ایسا خزانہ ہے جس میں اسلام کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ پر محققانہ بحث کی گئی ہے جس کے مطالعہ سے عقائد درست ہوتے ہیں اور نیک اعمال کرنے کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ کتاب ایک صوفی و فقیر منش بزرگ کی تالیف

ہے اس لیے اخلاص و روحانیت سے پوری طرح مزیّن ہے۔ یہی اس کی عوام و خواص میں مقبولیت کی بڑی وجہ ہے۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ جناب حاجی محمد سعیدؒ، تاجر کتب، کلکتہ اور مالک مشہور و معروف مطبع مجیدی، کانپور نے مولانا برکت اللہ صاحب فرنگی محلیؒ سے کروا کر شائع کیا۔ یہ ترجمہ ہندوستان میں اتنا مقبول ہوا کہ وہاں اس کے متعدد اڈیشن شائع ہوئے اور چونکہ ہندوستان کی مطبوعہ کتب کی فراہمی پاکستان میں بہت دشوار تھی، لہٰذا ہم نے یہاں سب سے پہلے اس مقبولِ عام تصنیف کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کتاب کے پاکستان میں شائع ہونے کے بعد یہاں بھی اس کو وہی مقبولیت حاصل ہوئی جو ہندوستان میں حاصل ہوئی تھی۔ چنانچہ ادارہ ہٰذا کو بھی اس کے متعدد اڈیشن شائع کرنے پڑے۔ اور اب اس کا جدید اڈیشن جس کی از سرِ نو کتابت کروائی گئی ہے ہدیۂ ناظرین ہے اس اڈیشن کو کتابت کی اغلاط سے پاک و صاف رکھنے کے لیے خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اور کتاب کی باطنی خوبیوں کے شایانِ شان اس کی ظاہری خوبیوں پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ قارئین کرام اس کو پسند فرمائیں گے۔

ناشر

خادمُ العلماء، حاجی محمد زکی

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک کراچی

رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ

فہرست مضامین "جلیس الناصحین" (مجالس الواعظین)

مضمون	صفحہ
عرض مترجم	۲
عرض ناشر	۳
فہرست	۵
پہلی تقریر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت کا بیان	۷
دوسری تقریر۔ ایمان، نماز اور ماہِ رمضان المبارک کا بیان۔	۱۵
تیسری تقریر۔ فضائل زکوٰۃ کا بیان	۵۹
چوتھی تقریر۔ خشیت الٰہی اور قیام لیل اور نظر نیچی رکھنے کا بیان	۶۸
پانچویں تقریر۔ قیامت کا بیان	۸۶
چھٹی تقریر۔ شکر، ذکر، صبر کا بیان	۱۰۵
ساتویں تقریر۔ غرور، غیبت، شک اور بدگمانی کا بیان۔	۱۲۲
آٹھویں تقریر۔ حج اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کا بیان	۱۲۹
نویں تقریر۔ انصاف، جوانی، عبادت، مسجد کی طرف جانے، اللہ کی محبت، زنا سے بچنے، پوشیدہ طور پر خیرات کرنے اور ذکر الٰہی کا بیان	۱۵۰
دسویں تقریر۔ عذاب قبر، شراب، آدمی بیچنے والا، جھوٹی گواہی دینے والا سود خوار	۱۸۹
نوحہ کرنے والا، غلہ جمع کرنے والا اور تارک جماعت کا بیان، نیز ایوب علیہ السلام کے قصہ کا تذکرہ۔	۳
گیارھویں تقریر۔ جمعہ کی فضیلت، نماز اور اس کے متعلقات کا بیان	۲۰۷
بارھویں تقریر۔ پیشہ اور فقر کا بیان	۲۱۹
تیرھویں تقریر محرم الحرام اور اس کے روزے کی فضیلت کا بیان	۲۲۸
چودھویں تقریر۔ یوم عاشورہ کی فضیلت اور امیر المومنین حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت کا بیان	۲۳۲
پندرھویں تقریر۔ ماہِ صفر کا بیان	۲۴۸
سولھویں تقریر۔ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۲۵۳
سترھویں تقریر۔ ماہِ رجب المرجب اور لیلۃ الرغائب کی فضیلت کا بیان	۲۵۸
اٹھارھویں تقریر۔ پندرھویں رجب کے روزہ کی فضیلت اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کا بیان۔	۲۶۵
انیسویں تقریر۔ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۲۷۱

مضمون	صفحہ
بلیسویں تقریر۔ ماہِ شعبان کی فضیلت کا بیان	۲۷۷
اکیسویں تقریر۔ شب برأت کی فضیلت کا بیان	۲۸۰
بائیسویں تقریر۔ رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان	۲۸۴
تئیسویں تقریر۔ لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان	۲۸۸
چوبیسویں تقریر۔ ماہِ شوال و ذیقعدہ کے فضائل اور ان کے روزے و نماز کا بیان	۲۹۱
پچیسویں تقریر۔ ماہِ ذی الحجہ کی فضیلت کا بیان۔	۲۹۳
چھبیسویں تقریر۔ ترویہ اور اس کے متعلقات کا بیان۔	۲۹۶
ستائیسویں تقریر۔ عرفہ اور اس کی نماز کی فضیلت کا بیان	۲۹۸
اٹھائیسویں تقریر۔ قربانی و یوم نحر کی فضیلت کا بیان	۳۰۲
انتیسویں تقریر۔ عید الفطر کی فضیلت کا بیان	۳۰۶

مضمون	صفحہ
تیسویں تقریر۔ تضیع اوقات اور ہفتہ وار نماز کا بیان	۳۰۸
اکتیسویں تقریر۔ کلمۂ تہلیل اور اس کے ثواب کا بیان	۳۱۵
بتیسویں تقریر۔ کلمۂ شہادت کی فضیلت کا بیان	۳۲۱
تینتیسویں تقریر۔ استغفار کی فضیلت کا بیان	۳۲۴
چونتیسویں تقریر۔ تسبیح کے فضائل کے بیان میں	۳۲۶
پینتیسویں تقریر۔ فضائل درود شریف کا بیان	۳۳۰
چھتیسویں تقریر۔ دعا اور دعواتِ ماثورہ اور قضائے حاجات کی نماز کا بیان	۳۳۴
سینتیسویں تقریر۔ نکاح کے فضائل اور ان کے متعلقات کے بیان میں	۳۴۰
اڑتیسویں تقریر۔ سخاوت کی فضیلت کا بیان	۳۴۷
انتالیسویں تقریر۔ خیرات کی فضیلت کا بیان	۳۵۳
چالیسویں تقریر۔ بخل کی مذمت کا بیان۔	۳۵۸

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المجلس الاوّل

فی فضیلۃ التسمیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ عَشَرَۃَ اٰلَافِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنْہُ عَشَرَۃَ اٰلَافِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشَرَۃَ اٰلَافِ دَرَجَۃٍ بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے دس ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس ہزار برائیاں مٹاتا ہے اور اُس کے دس ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ ایسا ہی خلاصۃ الاخبار میں ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ ایسے بزرگ ہیں جن کی شان میں حضرت رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے وَاللّٰہِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرُبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یعنی اللہ کی قسم ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی ایسے شخص پر آفتاب طلوع اور غروب نہیں ہوا جو مرتبے میں حضرت صدیقؓ سے افضل ہو اور آپ کو صدیق اس لیے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے آپ ہی نے حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کی تصدیق کی ہے اس کے بعد حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مجلس کی ابتداء

تسمیہ سے دو وجہوں سے کی ہے (۱) اتباعِ قرآن کی وجہ سے، کیونکہ قرآن کی ہر سورۃ بسم اللہ سے شروع ہے (۲) جو کام اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے وہ انجام کو نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبْتَرُ ہر ذی شان کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے ابتر ہے یعنی ناتمام رہے گا۔ جاننا چاہیئے کہ پہلے کتب و صحائف منزلہ کی دو سورتوں میں فصل کے لیے کوئی شی مقرر نہ تھی بلکہ بعض میں بِاسْمِ الْمَلِکِ الْقَھَّارِ سے اور بعض میں بِاسْمِ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ سے اور بعض میں بِاسْمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سے ابتداء تھی۔ جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں اور حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھ کر بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یہ دو سورتیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ان میں فصل کیونکر معلوم ہوگا۔ اُس وقت جبریل بحکم ربِ جلیل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نور کے کاغذ پر لکھ کر دونوں ہاتھوں میں لیے ہوئے اس طرح پر کہ ستر ہزار فرشتے ان کے جلو میں طرقوا طرقوا کہتے تھے، حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ آپ کو اور آپ کی تمام امت کو بشارت ہو کہ میں سوا آپ کے کسی نبی پر اس کو لے کر نہیں آیا۔ یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایسی متبرک شے ہے کہ توریت میں ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت یہود نہ ہوتی اور اگر انجیل میں ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نصاریٰ نہ ہوتی آگاہ ہو جایئے کہ جس نے ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لی وہ بیخوف ہوا۔ یعنی اس کے پڑھنے کا یہ اثر ہے کہ خوف دور ہو جاتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور جان لیجئے کہ تسمیہ میں انیس ۱۹ حروف ہیں اور اسی قدر دوزخ کے طبقے ہیں جو شخص ایک بار اس کو پڑھ لے گا وہ ان سب طبقوں سے نجات پائے گا۔ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَجَّتْ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ذَرَّۃٌ یعنی جس نے ایک بار اس کو پڑھا اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہتا اور آپ نے فرمایا ہے اِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَدْرُبُ الشَّیْطَانُ کَمَا یَذُوْبُ الرَّصَاصُ فِی النَّارِ، یعنی جب بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے تو شیطان اس طرح پگھلتا ہے جیسے آگ میں رانگا پگھلتا ہے اور کعب احبار رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میری امت پر عذاب کرنا منظور ہوتا تو ان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ اتارتا۔ اور تفسیر زاہدی میں زیر تحت قول وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ یعنی اپنی جانوں کے لیے کچھ تحفہ آگے بھیجو لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ سے اللہ تعالیٰ کی مراد تسمیہ ہے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا

المجلس الثانی

فی الایمان والصلوٰۃ وصوم رمضان

ایمان اور نماز اور روزہ اور رمضان کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (القرآن) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، یہاں بھی ایمان کا ذکر مقدم کیا گیا ہے۔ ... یعنی اس بات پر ایمان ... هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وہی اول ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں ہے، وہی آخر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

[illegible]

تو جس سنت کبیرہ کا ... جیسے اِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا (اور جب تو دیکھے گا تو وہاں
تو دیکھے گا نعمتیں اور بڑا ملک) تو جس مخرم وعدہ پروردگار ہے وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ
(اس دن بہت لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے اور اپنے پروردگار کے دیدار سے مسرور ہوں گے) ایمان
لانے کے یہ معنی ہیں کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ دونوں ایمان کا جز ہیں اور جو
وعدہ اور شریعت سے بیان ہوا ہے جاننا چاہیئے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں ایمان مجمل اور ایمان مفصل۔ ایمان مجمل یہ ہے کہ
کہے میں نے دین محمد اور اس کے کل احکام کو قبول کیا اور اس کے متعلقات سے بیزار ہوا۔ اور ایمان
مفصل یہ ہے کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس
کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر کہ اچھی اور برائی سب اللہ کی جانب سے ہے اور مرنے
کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لایا۔ اب ہم ایمان مفصل کے متعلق چند باتیں بیان کرتے ہیں۔ اللہ
پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ ایمان لائے وہ خدا کے وحدہ لاشریک ہونے کا دل سے یقین کرے
اور زبان سے اس کا اقرار کرے کیونکہ ... یہ معنی ہیں ... اس کا کوئی شریک نہیں
اور زن و فرزند سے مبرا ہے لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اس کو نیند اور اونگھ نہیں آتی ... کی
صفت ہے۔ کل ... سے مبرا ہے لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ... ہر جگہ ...
اس کے سوا کوئی ... نہیں ہے ... عرش ... ہے ... ہے ...
گا کسی شاعر کا قول ہے۔

نہ تو در جہت ما سے نہ مکانے نہ تو خالی

یعنی تو کہیں نہیں ہے اور کوئی جگہ تجھ سے خالی نہیں ہے ... ہر جگہ سے ...
جگہ تجھ سے خالی نہیں ہے یعنی تیرے ... سے خالی نہیں اور ... میں ہے ... کی ذات
قدیم ہے ... اس کی صفات بھی قدیم ہیں ... اس کے ... نہیں ہے ... خدا
... اس کے ... نہیں ہے ... اگر کوئی شخص ... کہ ... ہر چیز
نہ رہے گی ... تو ... جنت اور دوزخ ... نہیں ہے
... قرآن ... ہے ...

مخلوق نہیں، نہ کو مخلوق کہنے والا کافر ہے اور ان حروف و اصوات کو جو کاغذ پر لکھے جاتے ہیں مخلوق کہے تو کافر نہ ہوگا کیونکہ یہ نقش کاتب ہے اور کاتب و کتابت مخلوق ہیں۔ قرآن شریف تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوا۔ اوّل آیت اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ اور آخر آیت اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي سے ہی ثابت ہوتی ہے۔

پیغمبروں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ سب پیغمبر اللہ کے بندے اور اس کے حکموں کو پہنچانے والے تھے۔ ان کا ہر قول اور ہر کام اللہ کی طرف سے تھا۔ ان کی کوئی بات شرع متین کے خلاف نہیں ہے۔ پیغمبروں میں بعض رسول ایسے ہیں جن کے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے اور ان پر کتابیں نازل ہوتی تھیں جن کو ہم زبان سے تسلیم کرتے ہیں اور ان کے حکم کو ماننا ہر پیغمبر اپنے زمانہ میں فرض جانتا تھا۔ ان کتابوں کے نازل ہونے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ ہر پیغمبر کی نبوت کا ثبوت معجزہ سے ہوا ہے۔ معجزہ کے بغیر کسی کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور معجزہ نہ دکھا سکے وہ جھوٹا ہے۔ پیغمبروں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ حضرت خضر جو حضرت موسیٰ کے زمانہ میں تھے اور حضرت لقمان جو حضرت داؤد کے زمانہ میں تھے ان کے پیغمبر ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر تھے اور بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر نہیں تھے۔ اسی طرح ذوالقرنین کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر تھے اور بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر نہیں تھے۔ ان کے پیغمبر ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ پیغمبروں کی تعداد کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہیں۔ یہ بات ثابت نہیں ہے۔ جو کتاب ہمارے پاس ہے اس میں پچیس پیغمبروں کے نام ہیں۔

اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں۔ اور آپ تمام پیغمبروں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ آپ تمام مخلوق سے بہتر اور تمام پیغمبروں سے افضل ہیں۔ آپ کا معجزہ قرآن شریف ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی۔ آپ کی امت کے لوگ سب امتوں سے بہتر ہیں۔ آپ کی امت کے لوگ سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے معراج عطا فرمائی جس میں آپ نے آسمان و زمین کی سیر کی اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ آپ کی معراج کا واقعہ مشہور ہے۔ یہ بات ثابت ہے۔ لیکن دیکھنے سے یہ بات ثابت نہیں ہے۔ جیسے کتاب ہمارے پاس ہے ویسے ہی

اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں۔ اور آپ تمام پیغمبروں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ آپ تمام مخلوق سے بہتر اور تمام پیغمبروں سے افضل ہیں۔ آپ کا معجزہ قرآن شریف ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی۔ آپ کی امت کے لوگ سب امتوں سے بہتر ہیں۔ آپ کی امت کے لوگ سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے معراج عطا فرمائی جس میں آپ نے آسمان و زمین کی سیر کی اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ آپ کی معراج کا واقعہ مشہور ہے۔ یہ بات ثابت ہے۔ لیکن دیکھنے سے یہ بات ثابت نہیں ہے۔ جیسے کتاب ہمارے پاس ہے ویسے ہی

جب آپ نے فرضوں پر یہ بارہ رکعتیں سنت کی زیادہ کیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ جو کوئی ان پر مواظبت کرے گا بہشت میں داخل ہوگا اور دوزخ سے [illegible] گا۔ یہاں تک سنتوں کا بیان تھا۔

اب نوافل کا ذکر کیا جاتا ہے۔ نوافل بھی نماز میں داخل ہیں ان کے پڑھنے سے [illegible] ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [illegible]

[illegible]

اہمیت ثلث
فضائل الصدقۃ

فضائل زکوٰۃ کے بیان میں

مجلس مذاکرہ

شانِ محمدیہ صلعم انجیل و فضلِ ابوبکر

رسالے از قسیس امرتسر انجیل اور آنکھ کی تیسری رکعت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

امیر المؤمنین

حضرت زبیر القبیطیؓ

کے بیان میں

ترجمہ: [illegible]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روز قیامت جنتیوں کے واسطے کہ کہیں گے اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا
رَزَقَکُمُ اللّٰهُ اے ہمارے باپ اور اے بھائی اور اے بہن اور اے شوہر اور اے دوست ہم
[illegible]
[illegible] جواب دیں گے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ [illegible]
دوزخیوں [illegible] چونکہ آپ [illegible]
دیا ہوگا حدیث میں ہے [illegible]
جائے گا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کے سایہ میں تشریف فرما تھے آپ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے پانی [illegible]
رضی اللہ عنہ [illegible] روٹیاں [illegible]
[illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام [illegible]
[illegible] نعمتوں سے [illegible]
[illegible] ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ [illegible]
گئی [illegible]
[illegible] پانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں ہے [illegible]
[illegible] کُلُّ شَیْءٍ [illegible]
[illegible]
[illegible] نعمت [illegible]
[illegible] حدیث میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

ستر عورت کیونکہ اعلیٰ درجہ کا احسان جتاتا ہے دوسری جگہ کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے یٰبَنِیْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ (اے بنی آدم بیشک ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے عیب چھپاتا ہے) اس کے بعد فرماتا ہے وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَیْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ (اور ہم نے لباس کو تمہارے لیے زینت کر کے بھیجا اور لباس پرہیزگاری اچھا ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت مانیں) اس آیت کی مختصر تفسیر یہ ہے یٰبَنِیْ اٰدَمَ [illegible] مخاطب کیے گئے کیونکہ انہی کو لباس کی حاجت ہے فرشتوں کے لیے [illegible] [illegible] لباس میں [illegible] کے ساتھ انسان ہی ہیں قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ [illegible] لباس نازل نہیں کیا بلکہ سبب [illegible] باران رحمت ہے جس سے [illegible] درختوں سے پیدا ہوتی ہے [illegible] وغیرہ فربہ ہوتے ہیں [illegible] ریشم [illegible] ریشم [illegible] لباس [illegible] سبب مسبب کے معنی میں ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ (آسمان میں تمہارا رزق ہے) یعنی باران رحمت آسمان میں ہے جو روئیدگی و پیدائش رزق کا باعث ہوتا ہے [illegible] رحمت بھیجا [illegible] لباس [illegible] [illegible] اور ہماری [illegible] سے مستغنی ہو وَرِیْشًا [illegible] [illegible] لباس [illegible] ریش کہتے ہیں [illegible] [illegible] لباس [illegible] ریش [illegible] [illegible] لباس [illegible] [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] ریش [illegible] [illegible] فرماتا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى [illegible] [illegible] لباس [illegible] اور وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے [illegible] [illegible] لباس [illegible] تقویٰ [illegible] [illegible] فرماتا ہے ذٰلِكَ خَیْرٌ یعنی لباس تقویٰ بہتر [illegible]

لباس ہے پھر ارشاد ہوتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یعنی ہم نے باران رحمت بھیجا اس کی وجہ سے
بنولے اگے روئی پیدا ہوئی پھر اس روئی سے تم نے اپنے لیے لباس بنایا یہ تمام باتیں
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں کہ کیسے پانی برستا ہے پھر زمین اس کو چیر کر کیسے کیسے
کی قدرت دیکھ پڑھتی ہے پھر اس سے تم اپنے پہننے کے لیے طرح طرح کے لباس بناتے ہو
ارشاد ہوتا ہے لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ شاید وہ بخشش پیدا ہوں اور ہماری قدرت کاملہ کے
منکر نہ ہوں رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ اے اللہ تو
اور میرے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن بخشش دینا اور اپنے قہر سے بچانا
آمین بحرمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

المجلس السادس

فی الشکر والذکر والصبر

شکر اور ذکر اور صبر کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
ثَلَاثٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرًا [illegible] قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ صَابِرٌ فِي الْبَلَاءِ
[illegible] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
جس شخص کو تین چیزیں [illegible] ملیں [illegible] اس کو شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے
والی زبان اور بلا پر صبر کرنے والا جسم عطا فرمایا۔ اس حدیث کے راوی ابن عباس [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] نے فرمایا ہے [illegible]
[illegible] اس حدیث میں اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا [illegible]
[illegible] جو اس کی تقدیر میں لکھی گئی [illegible]
[illegible] ہوتے ہیں [illegible] دل [illegible] بہترین [illegible]
[illegible] دل کو شکر سے اور زبان کو ذکر سے اور تن کو صبر سے زینت دیتا ہے چونکہ دل
[illegible] اس لیے [illegible] فرمایا۔ شکر کا مقام عظیم ہے اور عمل حسن [illegible]
[illegible] فرماتا ہے وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ میرے شکر گزار بندے کم ہیں۔ اور
[illegible] وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ [illegible] میں [illegible]
[illegible] شکر کا حکم فرمایا ہے وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ [illegible]
[illegible] نعمت [illegible] فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
[illegible] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

انتہیٰ کلامہ بشکر نعمت شکر بجا لانے سے کہ نہیں ہوتی اور بھی فرمایا ہے اَلشُّکْرُ نِصْفُ
الْعَیْشِ مِنْ مَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ کھانا کھانے کے بعد شکر گزار ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے
روایت میں مدینہ منورہ کے عوض میں الصَّبْرُ ہے یعنی روزہ رکھنے والوں سے بہتر ہے اور یہ
شکر ہے کہ نعمت میں اور بڑھ جائے اَیْنَ اَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ
وَمَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ شکر کرنے والے کون ہیں پس کوئی نہ رہا مگر وہ گروہ جو فراخی اور تنگی ہر حال میں
شکر کرتے تھے اور بھی اس سے قریب ہے اَلْمُؤْمِنُ یَتَقَلَّبُ فِیْ اَحَدٍ وَّ عِشْرِیْنَ
اَلْفِ نِعْمَۃٍ کہ حال مومن کا اس پر شکر اور حمد میں ہے پس ہر حال میں نعمت کو اللہ کی
طرف سے جان کر خوش ہونے کو شکر کہتے ہیں دل کی خوشی یہ ہے کہ زبان پر ہر وقت حمد و ثنا
رہے اور تمام عبادت میں مشغول رہنا چاہیے کیونکہ حمد و ثنا سے اَلْحَمْدُ اَلَّذِیْ
شُکْرًا اسے ذوق و شوق کرو نعمت پانے کے وقت کہنا کہ نعمت سے نعمت
بیان کرنا بھی شکر ہے پانچ حرمتیں ہیں اَلْحَمْدُ بِنِعْمَۃِ شُکْرٍ قرآن شریف میں نعمت کے
ذکر کرنے کا صاف طور پر حکم ہے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام
درگاہ الٰہی میں عرض کی اے پروردگار میں تیرے شکر پر کس طرح شکر کروں اس لیے کہ تو ہی نعمت دیتا
اور تو ہی شکر کرنے کی توفیق دیتا ہے پس نعمت اور شکر دونوں تجھ ہی سے ہوتے ہیں کہ شکر
کرنا حکم تھا سے ذوق و شوق کرو نعمت پانے کے وقت کہنا کہ نعمت سے نعمت
شکر کا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے رب میرے سب بندے شکر
آدم علیہ السلام سے کس طرح شکر ہو سکتا ہے کہ تمام نعمتوں کا شمار نہیں کس وجہ سے شکر ادا ہو سکے
حکم ہوا کہ آدم سمجھ لے کہ نعمت اور کرامت میرے ہی طرف سے ہے اور میرے کلام کی تاثیر سے
حمد کو شکر نعمت قرار دیا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْحَمْدُ شُکْرٌ
نَاقِصٌ اس نعمت کا شکر نہ کیا جائے وہ ایسا گناہ ہے جو بخشا نہ جائے گا۔ نقل کیا ہے
دشت میں ایک شخص عبدویہ نامی تھا ایک بار سفر کی حالت میں میں نے خواب میں ایک شخص کو بہت
پھٹے حال کرتے ہوئے دیکھا کہ اس نے پوچھا کس نعمت کا شکر کرتا ہے کیونکہ میں تجھ پر کوئی نعمت
نہیں دیکھتا ہوں اس نے کہا کہ نعمتیں تو نے مجھ کو دی ہیں۔ میں اس سے شرمندہ ہوا

دعا کرو روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو تمام آفات سے محفوظ رکھے گا عقلمند وہ ہے جو چیزوں سے غافل نہ رہے (۱) احسان کے ذکر سے (۲) نعمت کے شکر سے (۳) عبادت سے (۴) اللہ کی یاد سے۔ حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو نعمت بندے کو اللہ سے نزدیک نہ کرے وہ بندے سے نزدیک نہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ جس نعمت کا شکر بندہ ادا نہ کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک پارسا کو نہایت خشوع سے اللہ کی عبادت کرتے دیکھ کر کہا کہ اللہ سے ڈر کر تو عبادت کرتا ہے اس نے جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ ان سے یہی کہا تو اس نے جواب دیا کہ اللہ نے مجھ پر اپنی عبادت بجا لانے کی توفیق عطا کی یہی دو نعمتیں ہیں جن کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا ہوں اس سے زیادہ کیا کہنے شرم آتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تیرے نزدیک سب سے افضل چیز کون سی ہے حکم دیا کہ میری نعمت کا شکر ادا کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دشمنار سے کہا کہ میں نے اللہ سے تا قبل تر توفیق مانگی۔ انہوں نے پوچھا کون ہیں آپ نے فرمایا ذکر و شکر۔ نقل کیا ہے کہ حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ نے بچپن کے حالت حضرت زکریا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی فضیلت کے بارے میں پوچھا کہ مجھے یہ مرتبہ کس عبادت کی وجہ سے ملا۔ انہوں نے فرمایا کہ تین چیزوں کی وجہ سے (۱) تواضع (۲) صبر سے (۳) شکر سے۔ حکماء کا قول ہے کہ تین چیزوں کو تین چیزوں کی قیمت نہیں (۱) علم کو دولت سے (۲) دولت کی قیمت حسن ہے (۳) حسن کی قیمت عفت ہے (۴) عفت کی قیمت نعمت ہے۔ شکر میں تین حرف ہیں (ش) سے برہیز (ک) سے کفایت (ر) سے رضا۔ شکر کی تین قسمیں ہیں (۱) دل سے شکر ادا کرنا (۲) زبان سے شکر ادا کرنا (۳) بدن سے شکر ادا کرنا۔ شیطان کا حملہ زہد سے نہیں کرتے ہیں دوزخیوں کا سردار ہے زہد سے خوش کرتے ہیں کہ فائدہ نہ کرنا ہے۔ چار چیزوں کو چار چیزوں سے چند کرنا چاہیے (۱) علم کو خدمت سے (۲) ایمان کو نماز سے (۳) نعمت کو شکر سے۔ کیونکہ بے خدمتی علم ضائع ہو جاتا ہے بے نماز ایمان کو اور بے شکری نعمت کو کھوتی ہے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ بہادر چیزوں کی

سے دو سورۃ آخر میں کہے (۲) صبر سے (۳) شکر سے۔ حکماء کا قول ہے کہ چار چیزوں کو دوست رکھتا ہے اور دوسری چار چیزوں کی قیمت نہیں (۱) علم کو دولت سے (۲) دولت کی قیمت حسن ہے (۳) حسن کی قیمت عفت ہے (۴) عفت کی قیمت نعمت ہے۔ شکر میں تین حرف ہیں (ش) سے برہیز (ک) سے کفایت (ر) سے رضا۔ شکر کی تین قسمیں ہیں (۱) دل سے شکر ادا کرنا (۲) زبان سے شکر ادا کرنا (۳) بدن سے شکر ادا کرنا۔ شیطان کا حملہ زہد سے نہیں کرتے ہیں دوزخیوں کا سردار ہے زہد سے خوش کرتے ہیں کہ فائدہ نہ کرنا ہے۔ چار چیزوں کو چار چیزوں سے چند کرنا چاہیے (۱) علم کو خدمت سے (۲) ایمان کو نماز سے (۳) نعمت کو شکر سے۔ کیونکہ بے خدمتی علم ضائع ہو جاتا ہے بے نماز ایمان کو اور بے شکری نعمت کو کھوتی ہے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ بہادر چیزوں کی

تم کہاں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم تیرے ان بندوں کے پاس تھے جو تیرا ذکر کرتے ہیں پھر آپ
ہے ان کا مقصد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تیری دوزخ سے ڈرتے ہیں حکم ہوتا ہے ہم تم کو
دوزخ حرام کی۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ بہشت مانگتے ہیں حکم ہوتا ہے ہم نے ان کو بہشت دی۔
فرشتے کہتے ہیں اے [illegible] جو ذکر نہیں تھے تقدیر ذکر کے پاس آکر
بیٹھ گیا تھا حکم ہوتا ہے کہ ذاکر کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا ہمنشین کرنے کی
حدیث میں ہے ذَهَبُوا عِظَامٌ بِذِكْرِ [illegible] وَلَا تَنْسَوْا عَلَيْهِ فَسَتَ [illegible]
اللہ کے ذکر سے تم کرو اور کھانے کے بعد خوب ذکر کرو ورنہ [illegible]
یعنی ذکر کی حلاوت نہ پاؤ گے۔ ذکر پر تر تر کا فرق ہے [illegible] زبان سے ذکر کرنا دل سے فکر کرنا
فضیلت ذکر سے کم تر ہے بعض نے کہا ہے کہ [illegible] زبان سے ہر وقت یہ زبان [illegible]
سے ذکر کرو لیکن میں تم کو حکم نہیں دیتا کہ بلند آواز سے ذکر کرنے پر فضیلت دی ہے اور [illegible]
نزدیک اس کا عکس ہے لیکن دونوں طرح سے ذکر کرنا جائز ہے فقط فضیلت میں [illegible]
تفسیر روح البیان تحت تفسیر سورۃ اعراف کے [illegible] اپنے پروردگار کو ذکر [illegible]
آواز بلند کرو اور شرح اتقان میں ہے کہ جہر کا ذکر بلند آواز سے کرنا جائز ہے اور اس سے [illegible]
کرنے والے کو [illegible] ثواب ملتا ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ [illegible] سرور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہر وہ بلند آواز سے ذکر کرنے [illegible] فرمانے [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے [illegible] آنحضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [illegible]
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [illegible]

کے ذکر نہیں پاتے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) اللہ کو یاد کرنا
کو آرام دیتا ہے وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدو) یہ حدیث سابق کی ایک مثال ہے۔ صبر بہت بڑی
اور صبر کرنا ایمان والوں پر واجب ہے۔ صبر میں دین و دنیا کی بھلائی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (تم پر سلامتی ہے تمہارے صبر کے سبب کیا ہی اچھا ہے
اور اچھا ہے گھر عقبیٰ کا بوجہ ان کے صبر کرنے کے) جس قدر اللہ نے روزہ کا حکم دیا ہے اسی قدر
صبر کا بھی حکم دیا ہے فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا (اے ایمان والو صبر
کرو اور صبر میں مدد لو) اور صبر پر نماز کو ملا کر فرمایا وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (صبر اور نماز سے مدد لو)
اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (صبر اور نماز سے مدد لو) اور فرمایا وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ (جو صبر کرے اور معاف کر دے)
صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) تو یہ بغیر صبر و شکر کے درست نہیں ہو سکتا فرمایا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ
گناہ بھی بغیر صبر کے درست نہیں یہی سبب ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
سے پوچھا گیا کہ آپ نے فرمایا صبر کیا کہ آپ نعمت پہچان سکے اور آپ فضیلت پہچان سکے
ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شعیب علیہ السلام سے زیادہ نہ کسی کا ذکر فرمایا ہے اور آپ کے صبر کا
واسطہ فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا (اور صبر کرنے کے وقت ہم نے ان میں
کر دیا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے) فرمایا إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (صبر کرنے
والے پورا دیئے جائیں گے اپنا اجر بے حساب) فرمایا إِنَّ سَنَةَ الصَّابِرِينَ لَيْسَتْ
صبر کرنے والوں کی مانند ہے) فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا (اور
ہوا اچھا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر بدلہ صبر کے) فرمایا وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ
(زمانہ کی قسم انسان ضرور نقصان میں ہے) فرمایا وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ (اور جنہوں نے صبر کیا
اپنے رب کی رضا کے لئے) فرمایا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ (اور صبر کرنے والے سختی اور تکلیف میں)
فرمایا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ (اور صبر کر تو صبر تیرا اللہ کی مدد سے ہے) فرمایا وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
(اور صبر کر ان باتوں پر جو کافر کہتے ہیں) فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا (اور صبر کر اپنے رب کے حکم پر
تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے) فرمایا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ
(اور صبر کر اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں) فرمایا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ
(اور صبر کر تو صبر تیرا اللہ کی مدد سے ہے) فرمایا وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا
(اور صبر کر ان باتوں پر جو کافر کہتے ہیں اور رخصت کر دے ان کو اچھی رخصت) فرمایا
وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (اور صبر کر اس پر جو تجھ کو پہنچے بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے)
فرمایا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ (اور صبر کر تو صبر تیرا اللہ کی مدد سے ہے) فرمایا وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (اور صبر کر ان باتوں پر جو کافر کہتے ہیں اور رخصت کر دے ان کو اچھی رخصت) فرمایا
وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (اور صبر کر اس پر جو تجھ کو پہنچے بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے)

ان کی بی بی نے غسل کیا اور کپڑے بدلے عطر لگایا اور اپنے شوہر کے پاس گئیں۔ حضرت نے
کہا تم نے خلوت کی ہے کوئی بات کہا اگر کسی نے امانت رکھی ہو تو کہدیں ہم واپس دیدیں
نہ نہیں تو یہ اچھی بات ہے کہنے لگیں یہ بات بہت بری ہے میں نہیں کہتی ہوں کہ تم
خدا کو نہ پہچانو کام برے سے باز نہ آؤ حضرت اپنی امت سے
صبر کیا تو بھی صبر کرو انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر بیٹھ رہیں اور کچھ نہ بولے
جائیں گے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صبر سے حیران رہ گئے اور خود بھی صبر کیا
ابو محمد حسن علیہ السلام نے فرمایا تم نہ ہوتے تو حضرت جبرائیل نہ آسمان سے
وفات کی خبر دیتے حضرت ابو محمد رضی اللہ عنہ سے تو سب نے تعزیت
پڑھی اور تعزیت کرتے رہے
کرتے کہ دنیا کی رسم ہے سب کو ایک دن مرنا ہے تم صبر کرو۔ آپ کی زبان سے
لوگوں نے اسی شب کے سوا کبھی نہیں سنا۔ دوسرے دن کا ذکر ہے کہ آپ
کی بہن آئیں شریف لے گئیں حضرت صبر سے کہ بہن اپنے گھر اور دولت اپنے پاس
جمع کرنا چاہئے تم جزع نہ کرو حضرت کے پوتوں سے
سے بھی ان سے تو فرزند سے زیادہ صبر کی تلقین فرمائی
دوسرے اور سب بیٹیاں اور بھتیجیاں آئیں ہر ایک کو صبر کی تلقین فرمائی
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں
(۱) صبر کرو حضرت محمد صلعم پر درود بھیجو صبر کرنا صبر والوں کو حضرت سرور کائنات صلعم نے
فرمایا ہے کہ جو مصیبت پر صبر کرتا ہے اللہ اس کو اجر عظیم دیتا ہے
کہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے

المجلس الثالث [illegible]

فی الکبر والغیبۃ والحسد وسوء الظن

غرور، غیبت اور حسد اور بدگمانی کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يَنْجُونَ مِنْ عَذَابِ [illegible] حَتَّى [illegible] الْكِبْرِ وَالْغِيبَةِ وَالْحَسَدِ وَسُوءِ الظَّنِّ

ترجمہ: حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

ذات ذلیل اور رسوا ہے کہ فرشتے جانتے آتے ہیں وہاں کہ تکبر کے یہاں نسب کچھ کام نہ آتے
حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ لِمَنْ اَطَاعَہٗ وَلَوْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا وَخَلَقَ النَّارَ لِمَنْ
عَصَاہُ وَلَوْ کَانَ حُرًّا قُرَشِیًّا (۲) خوشخبری ہے بھاگو غرور سے یہ عیوب قول میں کمزور ہیں
میں ہے کہ دوزخ میں کمزوری عورتیں حبشی غلام (۳) دل میں غرور کرنا تکبر خیال کرتا ہے
بن کر شیخی بگھارتا ہے تو یہ (بقیہ) ہے کہ قریب ہے کہ اول پہنچ
جائیں گے اس چیز کا جس سے خون نے بچایا (۴) غرور میں بھاگنا ہے
کہ شیخی میں نہ آئے اور سب سے زیادہ دوزخ میں گرائے جائیں گے (۵) دل میں غرور کرنا
تکبر خیال کرتا ہے تو بہت سے ایسے ہیں کہ ان کا نام نیک ہوگا تو تکبر سے
آپ کو بڑا سمجھے گا اور بڑا ہوگا مگر کمزور ہوگا تو تکبر سے

غرور کا بیان

آئین غرور کا علاج یہ ہے کہ اپنے کو دوزخ سے ڈرائے اور جنت کی طرف رغبت دلائے
تکبر کا علاج یہ ہے کہ اپنے کو ایک قطرہ گندے پانی سے پیدا ہوا اور پھر مردار ہوگا
اور کیڑوں کی غذا ہوگا اور ہر وقت سڑنے گلنے کی فکر میں رہے (۱) تکبر سے بچنے کا
آپ سے بڑے جس کے دل میں جنت میں جانے کی تمنا ہو تکبر سے
کوشش کرے اور تواضع سے پیش آئے اور تکبر کی برائی کو سوچے

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا ہے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اور دوزخ کو بنایا ہے
کافروں کے لیے خلق کیا ہے

عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی ہے واقعہ اس کا یہ ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کو تشریف لے جاتے تھے تو ایک لشکر کو روانہ فرماتے تھے آپ کی عادت شریف معقول تھی اس جہاد میں آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا تھا کہ یہ لشکر کو ہمراہ لے کر ان کے چل رہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر منزل پر پہنچ کر اونٹوں کو چارہ دیتے اور منزل پر پہلے سے پہنچ کر ضروری مہیا کر لیتے تھے ایک بار راہ میں حضرت عثمان بیمار ہو گئے اور ضعف کی وجہ سے منزل پر پہنچتے ہی سو گئے جب یہ حضرت وہاں پہنچے تو حسب عادت ضروریات کا تفحص کیا۔ شب کو انہیں حالت بیماری میں پا کر بیدار کرنے کو جی نہ چاہا کہ ان کو تکلیف ہوگی آہستہ آہستہ حضرت نے کریہ خیمہ خیمہ اور شتر شتر کی خبر گیری کی جب وہاں پہنچے تو عثمان رضی اللہ عنہ کو بیمار پایا تو بہت رنجیدہ ہوئے ان دونوں نے آپس میں یہ دوسرے سے حضرت عثمان کی عیادت کی اور تسلی دی اذا بنیر سیجیۃ لرحیم لذاذھب اگر ہم عثمان کو بیر جسیمہ پر چھوڑ کر جاتے تو وہ نہ جاتے یعنی ان کی رحمت کی طرف اشارہ کیا۔ بیر جسیمہ ایک کنوئیں کا نام ہے جو مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے حضرت عثمان نے یہ خبر سنی تو بہت خوش ہوئے کہ یہ پیام پہنچایا۔ ارشاد ہوا کہ اس سے زیادہ کرو اگر کچھ اور تم کو معلوم ہو تو بیان کرو انہوں نے وہ واقعہ بیان کر دیا ان حضرت نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں سورۂ نازل فرمائی۔ حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کو کر دیا آپ نے عثمان کو نصیحت فرمائی کہ تم ان کے لیے بہت دعا کرو آپ نے ان دونوں کو حسب فرمائش تمہارے دانتوں میں گوشت لگا دیا ہے تم ان سے کہو یہ حضرت ہم کو اسامہ نے بھیجا ہے ورنہ ہم نے دشمنی کمائی ہے آپ سن کر خوش ہوں۔ جب ان دونوں نے زمین پر تھوکا تو اس کا رنگ متغیر تھا اس وقت آپ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ آیت میں فرمایا گیا تَبْتَسُوا وَلَا تَبْتَئِسْ بَعْضَ بَيْتٍ اَحَبَّ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَهٗ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ کسی کا پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی

خدا نے چینٹا یہاں تمہارے تیر کی صفائی اپنی جانب کی ایسی فضیلتیں ہیں اور ان سے
پیش قدمی بندوں سے بدگمانی کرنا گویا اللہ سے بدگمانی کرنا ہے اور اللہ سے بدگمانی کرنا
دو قسم ہیں (۱) وقت ہیں (۲) صفت ہیں۔ ذات میں بدگمانی یہ ہے کہ اللہ کے بارے
ہے یہ تن اور زبان سے یا دل میں جیسے ذمیوں کے ہیں اور ایسے مشرک جائز ہے۔ اور صفت
میں بدگمانی یہ ہے کہ کہے وہ جاہل نہیں یا بخیل نہیں یا مشکل ہے کہ وہ کافر ہیں یا اس
نہیں ہو جاتے اور کہے اللہ کیا ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ کی قسم سے گھر ہوں سے کہ کوئی آدمی نہیں کوئی اور صفت ہے
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں پہنچ سکتا ہے
سامنے ہوں پس وہ جیسا چاہے میرے ساتھ کیا کرے) حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے
دشمن کی بدگمانی سے اپنے سے پہلے اللہ کے ساتھ تیرا گمان ہے اس سے
اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بقیۃ حسن ہے اور پہلے گمان کی وجہ سے جنت
میں نہ جائے گا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کسی بندے سے خوب میں کہتا ہے
اللہ سے ڈرتے ہوئے سنا ہے جب فرشتہ بھیجی روح کو سامنے سے
تو رشتہ ہو گئے تمہارے معبود ہوں کی شرمندگی تو ان سے بھیجتا تھا کہ تمہارے
روتے تھے کیا وہ میں میری رحمت سے ناامید ہوتے ہو گئے اللہ پر بدگمانی کرتے ہو
میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
اوپر سے ڈر گئے کہ ہم ہلاک ہو گئے ایک دن آپ نے ڈرتے کے ساتھ
ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا جب تو مجھے کوئی گناہ ہے تو کوئی دانا ہے نہ بخشے
کی نہ مقرر کرتے ہیں مشغول ہوتے پس معبود ہو کر ان میں گمان کرتے کو ہیں

اور وہ ذلیل ہوں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ قبر ان کو اس طرح بھینچے گی کہ ان کی ہڈیاں آپس میں مل جائیں
گی اور منکر نکیر ان کے پاس ہیبت ناک ہو کر آئیں گے اور وہ ان کے جواب سے عاجز ہوں گے۔ تیسرا عذاب
یہ ہے کہ اندھے ہوں گے اور قیامت میں ان کا سختی سے حساب ہوگا۔ [illegible] پسینے میں [illegible]
اپنے پسینے کے گرم پانی کی شدت میں ڈوبے ہوں گے [illegible] اعمال [illegible]
مبتلا ہوں گے اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے [illegible] عذاب [illegible] اور [illegible]
نعمتوں سے دور رہیں گے اور رحمت ہی [illegible] خدا کا ارشاد ہے الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ [illegible]
[illegible] خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
منافق دوزخ کے نیچے کے درجے میں ہوں گے۔ اور یہ بات [illegible] ہے کہ دوزخ کے نیچے کے درجے
تمام درجوں سے زیادہ عذاب اور سختی ہے۔ منافق سے [illegible] قرآن [illegible]
اور ایمان [illegible] نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ
اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ [illegible]
منافق [illegible] کہتے ہیں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور خدا [illegible]
کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور خدا گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں [illegible]
نہیں رکھتے [illegible] خدا نے ان کے جھوٹ [illegible] گواہی دی۔ نفاق کی [illegible] قسمیں ہیں [illegible]
[illegible] دل سے انکار کرنا یہ کفر ہے [illegible]
خوشامد اور پیٹھ پیچھے غیبت و بدگوئی کرنا یہ گناہ ہے [illegible] مشرک [illegible]
دونوں ایک ہیں لیکن معنی کے اعتبار سے ان دونوں میں فرق ہے۔ مشرک وہ ہے جو [illegible]
خدا کا شریک ٹھہرائے اس کو مشرک کہتے ہیں اور شرک کی دو قسمیں ہیں ایک جلی [illegible]
خفی۔ جلی یہ ہے کہ [illegible] اور خفی [illegible]
لینا [illegible] خدا کے [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible] کہتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ویل ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے [illegible]

نفاق کی قسمیں

شرک اور کفر کا فرق اور اقسام

ویل کے معنی افسوس کے ہیں اور دوزخ کی ایک وادی کا بھی نام ہے۔ مترجم

الباب الثامن

فی فضیلۃ الحج وزیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وما یتعلق بالزیارۃ ومسجد المدینۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

الباب الثامن

فی الفعل وشبابہ وایمانہ وتوبتہ وشیء من اجتہادہ وشیء

من اخبارہ وما یتعلق بذلک من الزہد والورع

والصدق اور حیائی اور عبادت اور سچائی وغیرہ کے بیان میں

کرنے اور شادی کرنے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] مشہور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] غیبت [illegible] سے بھی [illegible] دوستی [illegible] [illegible] فرماتے [illegible] مومنوں [illegible] [illegible] [illegible] سے اختلاف کرتے ہیں [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] غیبت [illegible] غیبت کرنے [illegible] منع کرنے سے اپنی عادت [illegible] [illegible] نہ کرنا چاہیے۔ ایک شخص [illegible] حضرت [illegible] [illegible] شخص [illegible] حضرت [illegible] آپ نے اس [illegible]

[illegible] لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ یعنی دوستی نہ کریں مومن کافروں سے سوا مومنوں کے اور جو [illegible] جب تک [illegible] اپنے آپ سے [illegible] اور فرماتا ہے کہ مجھ سے ڈرو [illegible] اللہ کی طرف [illegible] اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں نے [illegible] [illegible] پس یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [illegible] سے تم اپنے سینوں کی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ سب کو جانتا ہے [illegible] اور اللہ ہر شے پر قادر ہے [illegible] حدیث میں ہے [illegible]

قبول فرمائے اور آزاد لوگوں کے دل سرا کی قبر میں ہیں ایمان محمد ﷺ کے دل مزار ہے۔
اور وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنی یہ ہیں کہ تم تمہارے رزق پہنچانے میں اور عذاب
اور عذاب کرنے پر قادر ہے۔ پس اگر کفار کو کسی قسم سے دوست رکھتا تو ایسی پر رزق
پہنچانے اور عذاب میں گرفتار کرنے نہیں کر سکتا اور اگر ان پر رزق پہنچانے اور عذاب
روک نہیں سکتا اور اگر ان سے دوست رکھتا تو کوئی تمہاری حفاظت کرنے اور تمہارے
پہنچی حفاظت کرتے اور ان سے دوستی تمہیں کچھ فائدہ نہیں دیتی اور نہ ان
آنے والی تکلیف اور عذاب کو دور کر سکتی ہے اور نہ ان سے کچھ نفع پہنچ سکتا ہے
اور آپ سے مدد مانگنے والے) اور اگر بفرض محال ان کو دوست رکھتا تو ان سے عذاب
ہوں خود فرماتا ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ مَوْقِفَ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ تیرے رب کے
عذاب کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ رَجُلٌ دَفَعَتْ اِمْرَأَتُهٗ اِلٰی رَجُلٍ
وَجَاءَتْ بِغُلَامٍ اَسْوَدَ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہے یعنی پانچوں مرد جو عورت کے پاس
ہیں ہوگا لڑکا ہے جس سے صاحب نسب ہونے کی درست وہ ہے جو اوپر بیان ہوا
ہیں تمہارے ان کے پاس ہونے کا بہت ہے۔ یعنی کہ مرد کو عورت کے
سے فرمایا ہے جو اپنے نفس کو زنا سے بچاتے ہیں اور ان کے پاس کوئی
شخص عورت پر زنا کرنے کی حالت میں زنا نہ کرے تو ہیں اس کے پاس
ہوں۔ اور فرمایا۔ تین قسم کے لوگ جنت میں جائیں گے اور دوزخ نہیں جائیں گے
گی (۱) جو قرآن پڑھنے پر زیادہ رغبت کرے (۲) جو مسلمان کو دوست رکھے (۳) جو
کو زنا سے بچائے اور فرمایا ہے کہ ہر شخص عورت مرد کو زنا کی طرف بلائے اور مرد
نے فرمایا ہے جو اپنے نفس کو زنا سے بچاتے ہیں اور فرمایا ہے کہ
سے فرمایا ہے تو مدتوں کو اور اس کے باپ کو بخش دیتا ہے اور فرمایا ہے کہ
کے ساتھ گواہ شہوت شہوت کو تین بیان کی ہے کہ شہوت نفس نہ ہوتے ہوئے
بہشت کی لذت کا ایک نمونہ ہے اور شہوت بری آفت ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ
شہوت دی ہے پیدا کرنے والے نے کہ اور زنا سے کی ہے اور فرمایا ہے کہ
غیبہ سے ہے شہوت سنا کہ کسی عورت کے شہوت میں نہیں ہوتا ہے

پس اللہ تعالیٰ نے ان چاروں حاجتوں کو پورا کرکے ان کو غم و اندوہ سے نجات دی۔ یہ
کا دستور تھا کہ چاندی کے کپڑے میں باندھ کر فقیر کے گلے میں پہنا دیتے یا اس کے سر پر
دیتے یا کوشتیں ان پر پھینک یا ہاتھ کے ہاتھ میں دیتے اور اس سے بھی زیادہ
مسجد میں بھی درست ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ مسجد میں صدقہ دینا درست ہے
حضرت میرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک سائل
کرتے ہیں تھے، پس ہاتھ دراز کرکے دیدی۔ سائل نے آپ سے اس وقت پوچھا
[illegible] صدقہ دیتے ہیں فرمایا
صف میں یا اپنی صف میں ہو اور سائل آخر صف سے سوال کرے تو اپنے سائل کو صدقہ
ہے اور ایک حدیث میں مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں خطبہ دے رہے تھے
سائل سوال کرتے تھے آپ نے دیدی تھے اور حاجت سے بھی زیادہ دیتے تھے اسی قبیل سے
حدیث میں مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مراد ہے کہ حضرت
عامر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک سائل نے آکر کچھ مانگا تو آپ نے
جوتا اپنے پیر سے نکال کر دیدیا ایک سائل نے آکر کہا میں نے آپ کو نماز پڑھتے
نہیں دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ آپ نے فرمایا جب دو آدمی آپس میں
گفتگو کرتے ہوں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا میں بھی دان کا حدیث سنی کرتا تھا
نے فرمایا میں صدقہ کرتا تھا۔ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ یہ حدیث میں ہے
ہمارے بیان سے تو یہ ہے کہ سات شخص جو قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے ان میں
کا ذکر کرتے اور رونے والے کا ذکر بھی ہے۔ ذکر ہی بہترین عبادت ہے۔ ہر وقت ذکر کرتے رہنا
آہستہ کرے یا بلند کرے یا کبھی یہ کبھی وہ کرے ہر حال میں بہتر ہے۔ ہمارے قول کے موافق
قرآن سے بھی ثابت ہے کہ ذکر کرنے والے کی یاد خدا تعالیٰ کرتا ہے اس کا ذکر جماعت میں ہو
اس پر بھی حدیث میں مروی ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا
ہمارے پاس پڑھتے رہیں دوگانہ نفل ذکر کے نفل کی حاجت نہ کیے ہوئے آپ نے

پارہ ۱۷

الجزء السابع عشر

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

سورۃ الانبیاء مکیۃ وھی مائۃ واثنتا عشرۃ آیۃ وأحد عشر رکوعا

ایوب علیہ السلام

ذوالکفل علیہ السلام

ذوالنون یونس علیہ السلام

اور حضرت آدم علیہ السلام

کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں شراب پیتے ہوئے مرے گا خدا تعالیٰ اس پر دوزخ [illegible] اور فرمایا شراب
خوار جب قبر سے نکلے گا تو خدا فرشتوں کو اس کے پکڑنے کا حکم دے گا۔ پس [illegible]
فرشتے اسے پکڑ کر [illegible] منہ کے بل دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اور فرمایا شراب خوار [illegible]
[illegible] اگر جب تک توبہ نہ کرے مر جائے اور فرمایا [illegible]
پر شراب [illegible] اور فرمایا [illegible]
سَقَى اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ [illegible] مِثْلَ مَا يَشْرَبُ مِنَ الْخَمْرِ [illegible]
کہ جو شراب پیئے گا قیامت میں [illegible] جو شراب خوار [illegible]
[illegible] سے منع کرتا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
فرمایا [illegible] سَكْرَانَ [illegible] مَلَكَ الْمَوْتِ [illegible] سَكْرَانُ وَ [illegible]
[illegible] مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَهُوَ سَكْرَانُ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ سَكْرَانُ [illegible]
[illegible] سَكْرَانُ [illegible] وَهُوَ سَكْرَانُ [illegible]
فِي سَكَرَاتِ [illegible] جو شخص نشے میں مرے گا وہ ملک الموت [illegible]
میں [illegible] قبر میں داخل ہوگا اور [illegible] نشے میں [illegible] قیامت کے دن [illegible]
[illegible] نشے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] اور فرمایا مَنْ [illegible] شَرِبَ
الْخَمْرَ [illegible]
[illegible] الْإِسْلَامِ [illegible]
[illegible] لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ [illegible]
[illegible] وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنَّ شَارِبَ الْخَمْرِ [illegible]
[illegible] جو شخص شراب خور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] شراب خوری [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے قتل پر [illegible]

مِنْ نَّفْعِهِمَا (جو لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حال پوچھتے ہیں ان سے کہہ دو کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں مگر گناہ نفع سے زیادہ ہے) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اس لیے ان پر یکایک شراب کو حرام نہیں کیا تاکہ عادی ہونے کی وجہ سے یکایک چھوڑ دینا شاق نہ ہو کیونکہ عرب اس کے پینے کے عادی اور اس کے نفع سے آگاہ تھے کہتے تھے کہ یہ دوست سے ملاتا ہے اگر کم قوت اور تنگ دل ہو تو دلیر ہوتا اور شجاعت اور سخاوت اور تیزی ذہن پیدا کرتی ہے تو شراب پینا سب سے پہلے تحریم شراب میں یہ آیت نازل ہوئی وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا (تم کھجور اور انگور کے میووں سے نشہ اور اچھی روزی بناتے ہو) یہاں پر صاف نشہ کی مذمت نہیں فرمائی بلکہ رزق کی تعریف حسن کے ساتھ فرمائی جس سے معلوم ہوا کہ نشہ سے پرہیز رہے تھے اور کہتے تھے [illegible] ہوئی تو اللہ نے رزق حسن سے نشہ کو جدا کر دیا [illegible] کے [illegible] ہیں اور وہ بھی شراب [illegible] [illegible] شَجَرَتَيْنِ [illegible] درختوں کی طرف اشارہ کر کے آپ نے فرمایا شراب ان درختوں سے بنتی ہے [illegible] شراب پیتے تھے لوگوں نے آپ سے شراب اور جوئے کا حال پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ بعض لوگوں نے تو اس سے پرہیز کیا اور بعض نے کہا ہم شراب پیتے ہیں [illegible] یہ آیت نازل ہوئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى [illegible] نماز کے وقت شراب حرام ہوئی [illegible] اور [illegible] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ [illegible] شراب پی کر [illegible] سب نے اپنے اپنے نسب [illegible] ایک انصاری [illegible] حضرت سعد رضی اللہ عنہ [illegible] ناک ٹوٹ گئی [illegible] تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible]

اس نے شراب کی حرمت بیان کرتے ہوئے یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ [illegible]

[illegible]

نسق اور مدد دی شہزادہ ہے۔ تمدن شہریت اور تکمیل تہذیب کی
کردہ کوشش کرنے والوں کے ساتھ، یعنی جماعت سے تعاون کرنا جس سے وہ کسی
رکاوٹ دینے والے سے اوپر کی رکاوٹ ہٹی۔ تمدن کو ترقی مسلمانوں کی تب ہی
توفیق دست ہو جب تکمیل جنیہ کرسکے۔

آئین پرور حسین

مجلس نمبر ۱۱ مجلس ذکر

فضیلت فقر و مسکنت و فضل و صدقات و بیان اس کے

جس اور جس قسم کے اعمال و افعال کی فضیلت کے بیان میں

اور اس کے متعلقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...

الجنس الثانی عشر

فی النثر والشعر

بیشتر اس نثر کے بیان میں

بیشتر اس نثر کے بیان میں

المجلس الثالث عشر

فی فضیلۃ المحرم الذی ھو شھر اللہ

محرم الحرام اور اس کے روزوں کی فضیلت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال :- ان تمنا و ارادہ کا ثبوت ہے کہ سب دوزخ پر سے گزریں گے
بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ پندرہ سو برس کی راہ کا دور ہو جائے
جواب :- یہ تمنا بلا ارادہ پر سے گزرنے کے نہیں ہو سکتی تو کہہ سکتا ہے
دوزخ سے سات سو برس کی راہ کا بندوبست ہو۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ -

المجلس الرابع عشر

فی فضیلۃ یوم عاشوراء وفیہ شہادۃ امیر المؤمنین حسین

یوم عاشورا کی فضیلت اور شہادت حسین کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام
یوم عاشوراء کتب اللہ له ثواب عبادة ستين سنة بصيامها وقيامها رواه [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے لئے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] آپ نے فرمایا [illegible]
اللہ [illegible] سب سے [illegible] علیہ [illegible]
یعنی عاشورہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی [illegible]
[illegible] سب کے [illegible] اسی دن عاشورہ کی [illegible]
پیغمبروں کی ولادت اسی دن ہوئی [illegible] کے نزدیک اسی دن دو ہزار پیغمبروں [illegible]
پیغمبری [illegible] کے نزدیک اسی دن [illegible] ہزار پیغمبروں کی وفات ہوئی [illegible] کے
نزدیک اسی دن [illegible] عرش [illegible] لوح و قلم بہشت [illegible]
[illegible] چیزوں کو پیدا کیا ہے [illegible] کہتے ہیں کہ عاشورہ [illegible] چونکہ [illegible]
[illegible] عاشورہ کے [illegible] حضرت [illegible]
علیہ السلام نے فرمایا [illegible]
عاشورہ [illegible]
[illegible] عاشورہ کی فضیلت [illegible]

[illegible] عاشورا کے دن ان دس باتوں کا ادا کرنا سنت ہے (۱) غسل کرنا (۲) سرمہ لگانا (۳) نماز پڑھنا (۴) اہل و عیال پر وسعت کرنا (۵) روزہ رکھنا (۶) عبادت کرنا (۷) دشمنوں سے جہاد کرنا (۸) یتیم پر شفقت اور صدقہ کرنا (۹) سلام میں پہل کرنا (۱۰) قبر ستان جانا (۱۱) مریض کی عیادت کرنا (۱۲) نماز جنازہ میں شریک ہونا (۱۳) زیارت قبور کرنا اور (۱۴) سورۂ اخلاص کا ثواب مردہ پر بخشنا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر اور سنت ہے کہ ہر سنی مسلمان کے دل میں آپ کی محبت ہو اور آپ کے ساتھ دوستی کا تعلق رکھے اور آپ کے دشمنوں سے بیزار ہو اور یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے اور جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور یہ سنت ہے کہ ہر مسلمان کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب کا علم ہو اور آپ کے قاتلوں اور آپ سے جنگ کرنے والوں پر لعنت کرے۔ چونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بہت بڑا ہے اور اس کی تفصیل بہت طویل ہے اس لیے ہم اس کو ایک علیحدہ فصل میں بیان کریں گے۔

فصل: شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

[illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سبب ہونے میں تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ یزید نے ولید بن عتبہ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا اور اس کو لکھا تھا کہ حسین سے میری بیعت لے اور اگر وہ بیعت نہ کریں تو ان کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دے۔ ولید نے مروان سے مشورہ کیا تو مروان نے کہا کہ حسین سے ابھی بیعت لے لو ورنہ جب وہ سنیں گے کہ معاویہ مر گئے تو وہ مکہ چلے جائیں گے اور وہاں جا کر لوگوں کو تمہارے خلاف بھڑکائیں گے۔ ولید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں خفیہ بیعت نہیں کروں گا بلکہ علانیہ بیعت کروں گا۔ ولید نے کہا کہ اچھا صبح کو آ کر بیعت کر لینا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم صبح کا انتظار کریں گے تم بھی انتظار کرو کہ ہم میں سے کون بیعت کرتا ہے۔ مروان نے ولید سے کہا کہ اگر آج حسین تمہارے ہاتھ سے نکل گئے تو پھر قابو میں نہ آئیں گے۔ ان کو ابھی قید کر لو یہاں تک کہ بیعت کر لیں یا گردن اڑا دو۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اے ابن زرقاء! کیا تو مجھے قتل کرے گا یا وہ؟ تو جھوٹا ہے اور کمینہ ہے۔ یہ سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مکہ پہنچ کر آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا۔ چونکہ آپ کے مکہ آنے کی خبر مشہور ہو گئی تھی اس لیے لوگ آپ کی خدمت میں آنے جانے لگے۔ جب آپ کے مکہ آنے کی خبر یزید کو پہنچی تو اس نے اپنے ایک قاصد کو خط دے کر مکہ بھیجا۔ اس خط میں یزید نے لکھا تھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے عراق جانے کا ارادہ کیا ہے۔ میں تمہیں خدا سے ڈراتا ہوں۔ تم جماعت کو پراگندہ نہ کرو اور فتنہ نہ پیدا کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں سمجھوں گا کہ تم نے اللہ اور رسول کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ اے حسین! میں نے سنا ہے کہ تم عراق جانے کا ارادہ کر رہے ہو۔ میں تمہیں خدا سے ڈراتا ہوں۔ تم جماعت کو پراگندہ نہ کرو اور فتنہ نہ پیدا کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں سمجھوں گا کہ تم نے اللہ اور رسول کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ اے حسین! میں نے سنا ہے کہ تم عراق جانے کا ارادہ کر رہے ہو۔ میں تمہیں خدا سے ڈراتا ہوں۔ تم جماعت کو پراگندہ نہ کرو اور فتنہ نہ پیدا کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں سمجھوں گا کہ تم نے اللہ اور رسول کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

ذکر شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

[illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سبب ہونے میں تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ یزید نے ولید بن عتبہ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا اور اس کو لکھا تھا کہ حسین سے میری بیعت لے اور اگر وہ بیعت نہ کریں تو ان کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دے۔ ولید نے مروان سے مشورہ کیا تو مروان نے کہا کہ حسین سے ابھی بیعت لے لو ورنہ جب وہ سنیں گے کہ معاویہ مر گئے تو وہ مکہ چلے جائیں گے اور وہاں جا کر لوگوں کو تمہارے خلاف بھڑکائیں گے۔ ولید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں خفیہ بیعت نہیں کروں گا بلکہ علانیہ بیعت کروں گا۔ ولید نے کہا کہ اچھا صبح کو آ کر بیعت کر لینا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم صبح کا انتظار کریں گے تم بھی انتظار کرو کہ ہم میں سے کون بیعت کرتا ہے۔ مروان نے ولید سے کہا کہ اگر آج حسین تمہارے ہاتھ سے نکل گئے تو پھر قابو میں نہ آئیں گے۔ ان کو ابھی قید کر لو یہاں تک کہ بیعت کر لیں یا گردن اڑا دو۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اے ابن زرقاء! کیا تو مجھے قتل کرے گا یا وہ؟ تو جھوٹا ہے اور کمینہ ہے۔ یہ سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مکہ پہنچ کر آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا۔ چونکہ آپ کے مکہ آنے کی خبر مشہور ہو گئی تھی اس لیے لوگ آپ کی خدمت میں آنے جانے لگے۔ جب آپ کے مکہ آنے کی خبر یزید کو پہنچی تو اس نے اپنے ایک قاصد کو خط دے کر مکہ بھیجا۔ اس خط میں یزید نے لکھا تھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے عراق جانے کا ارادہ کیا ہے۔ میں تمہیں خدا سے ڈراتا ہوں۔ تم جماعت کو پراگندہ نہ کرو اور فتنہ نہ پیدا کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں سمجھوں گا کہ تم نے اللہ اور رسول کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تُوفِّیَ بِمَنْ مَاتَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَحُوْلِیْ مِمَّنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ
ان کے لیے بشارت ہے جو شدت کی راہ میں مرتے ہیں اور ان کے لیے بشارت ہے جو
کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں، بندہ بیچ حمید یہ قدس سرہ عزیز فرماتے ہیں ت

ہرچہ زبردست کشتہ نشد گرچہ بیمل کنیش مرد رست

شہید کی راہ میں سوختہ و کشتہ ہونا، شہادت ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں ایک شخص مارا گیا لوگوں نے آپ سے کہا فلاں شخص شہید ہوا آپ نے فرمایا
کہ نہیں وہ جہنم میں ہے اس کی چادر نے اس کو آگ میں ڈالا، ایک شخص نے آکر عرض کیا
میرے بھائی بھی برابر کے ہیں کہ ان کے ساتھ تو کوئی نہ تھا اور میرے ساتھ
بہت سے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ میرے بھائی شہید ہوئے اور میں نہیں ہوا، فرمایا
تمہارے بھائی کی نیت شہادت کی نہ تھی اور تمہاری نیت شہادت کی ہے
مرتبہ شہادت کا بہت بڑا ہے، حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، اپنے اہل کی حفاظت میں
مارا جائے وہ شہید ہے، اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے
اور اپنے خون کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، ایک شخص نے عرض کیا
یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لینا چاہے تو کیا کروں، فرمایا اس کو نہ دو
اس نے کہا اگر وہ مجھ سے لڑے تو فرمایا تم بھی لڑو، اس نے کہا اگر وہ مجھ کو مار ڈالے
تو فرمایا تم شہید ہو گے، اور اگر تم اس کو مار ڈالو تو وہ جہنم میں ہے
چونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے دعا فرمائی
اس لیے ان کو شہادت کا مرتبہ ملا، اور اس کے بھائی کو نہ ملا، اس سے معلوم ہوا
کہ نیت کو بہت دخل ہے، اگر کسی کی نیت شہادت کی ہو اور اتفاق سے مر جائے تو
اس کو بھی شہادت کا ثواب ملے گا، اور اگر کسی کی نیت شہادت کی نہ ہو اور اتفاق سے
مارا جائے تو اس کو شہادت کا ثواب نہ ملے گا، اور اگر کسی کی نیت شہادت کی ہو
اور اتفاق سے مارا نہ جائے تو اس کو بھی شہادت کا ثواب ملے گا، اور اگر کسی کی
نیت شہادت کی نہ ہو اور اتفاق سے مارا جائے تو اس کو شہادت کا ثواب نہ ملے گا
مرتبہ شہادت کا بہت بڑا ہے، حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، اپنے اہل کی حفاظت میں
مارا جائے وہ شہید ہے، اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے
اور اپنے خون کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، ایک شخص نے عرض کیا
یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لینا چاہے تو کیا کروں، فرمایا اس کو نہ دو
اس نے کہا اگر وہ مجھ سے لڑے تو فرمایا تم بھی لڑو، اس نے کہا اگر وہ مجھ کو مار ڈالے
تو فرمایا تم شہید ہو گے، اور اگر تم اس کو مار ڈالو تو وہ جہنم میں ہے
چونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے دعا فرمائی
اس لیے ان کو شہادت کا مرتبہ ملا، اور اس کے بھائی کو نہ ملا، اس سے معلوم ہوا
کہ نیت کو بہت دخل ہے، اگر کسی کی نیت شہادت کی ہو اور اتفاق سے مر جائے تو
اس کو بھی شہادت کا ثواب ملے گا، اور اگر کسی کی نیت شہادت کی نہ ہو اور اتفاق سے
مارا جائے تو اس کو شہادت کا ثواب نہ ملے گا

میں حضرت معاویہ رضہ نے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور ان کی جگہ [illegible]
پر بٹھایا اس نے فسق و فجور جاری کیا پھر یزید نے حاکم مدینہ [illegible]
خط لکھا چنانچہ ولید بن عتبہ کو فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ حضرت امام حسین اور حضرت
عبد الرحمن بن ابی بکر اور حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن زبیر اور دیگر
صحابہ رضی اللہ عنہم سے میری بیعت لو۔ حضرت ولید بن عتبہ نے ان سب حضرات کو
وہ فرمان دکھلایا ان سب نے کہا کہ تم خود صحابی ہو کیا تمہارے نزدیک [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] ہو سکتا ہے حضرت ولید نے کہا نہیں میں نے [illegible]
اس سے آگاہ کر دیا ہے پھر تھوڑے سے عرصہ میں دوسرا فرمان آیا کہ اگر وہ [illegible]
سے بیعت نہ کریں تو انہیں قید کر کے جبراً ان سے بیعت لو ورنہ سب کو قتل کر [illegible]
[illegible] خود اُسے بادشاہ مسلم نہیں سمجھتا [illegible]
اس کے [illegible] پر مستعد ہوں گے تو میں خود ان کا شریک ہو کر سب کو قتل کر دوں گا [illegible]
موجود تھا اس نے یہ خبر یزید کو دی۔ شب کو ولید نے حضرت [illegible]
[illegible]

کہ حضرت کی گود میں آپ کے نور نظر شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر آپ نے حضرت
علی اصغر کو جو تین روز کی پیاس سے بیتاب تھے گود میں لے کر لشکر مخالف سے
فرمایا اے گروہ اشقیا! اگر قصوروار اور مجرم ہوں تو میں ہوں اس کمسن نے کیا قصور کیا
ہے اس صغیر بچہ کو تو پانی دے دو ایک موذی نے ... تیر مارا
دوسرے نے تیر مارا وہ بھی آپ کی گود میں شہید ہو گئے۔ پھر آپ خود میدان کارزار میں
آئے مقابلہ شروع ہو گیا ... چونکہ آپ زخمی ہو گئے گھوڑے پر سے ...
گھوڑے فرات تک پہنچ گئے اور چلو میں پانی لے لیا موذیوں نے کہا ... خیمے
لٹ رہے ہیں آپ نے چلو سے پانی پھینک دیا اور ... خیمہ ... ہو گئے ...
مقصد آپ کے پانی نہ پینے کے لیے تھا ... قتال کرتے ہوئے آپ فرات ...
اور چلو میں پانی لیا موذیوں نے طعنہ دینا شروع کیا کہ اب تک آپ ... [illegible]
آپ تشنہ ... خیمہ کے صغیر بچے پیاس سے بے چین ہیں ... پانی پی
لیتے ہیں آپ نے پانی پھینک دیا اور فرمایا الحمدللہ ... پانی ...
اس کے بعد زمین پر آئے پتھر نے سر مبارک ... آپ نے
یہ تیر کا علم نہیں ... خنجر ... [illegible]
... آپ نے ... کہ یہ تیر ... نہیں ہے ... [illegible]
... پھر اس کا تیسرا ... وقت ... [illegible]
... داغ تھا اور سینہ ... کوئی بال نہ تھا ... سینہ پر ...
... کہ فرمایا اپنا سینہ کھول دے جب اس نے سینہ کھولا تو آپ نے ...
فرمایا یہ تیری ... ہے شب کو میں نے ... کہ ... میرا سر ...
فرمایا ... میں زندہ ہوں اور یہ ... مرے ... نہیں ...
... لوگ سب ... اپنے حرکت سے ... [illegible]
... علیہ السلام کے ساتھ ... [illegible]
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

المجلس الثامن عشر

في الصفر

ما اصفر من البان

بسم الله الرحمن الرحيم

اور حدیث پڑھی ہیں وکیع نے دیئے اور عیسیٰ کے نزدیک دس دیئے ہیں اور ہیثمی سے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ جب آپ نے فرمایا پیری نامہ بر ہے موت کا پہنچا کر آپ نے آپ نے یہ حدیث فرمائی ہے

دولت اگر دولت جمشید بیابد ۔ توئے سفید آید نہ بیابد

اور آپ نے فرمایا ہے شعب الایمان میں کہ آنکھیں اور دو چیزوں کی محبت میں بڑھتی ہیں جوان ہونا اور حرص (۲) مبتدا اور آپ نے فرمایا ہے کہ اگر ابن آدم کے دو میدان مال کے ہوں تو وہ اگر میدان ہے اگر ابن آدم کے دو میدان مال کے ہوں تو وہ بھی چاہے گا کہ اس کے لئے تیسرا میدان ہو اور نہیں بھرتا ابن آدم کا پیٹ مگر مٹی سے اور توبہ کرتا ہے اللہ اس پر جو توبہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ مقصد کے مہینے میں حضرت جبرئیل سے آپ کی ملاقات کو سو برس گذر گئے تھے بعد آپ کو ملال بھی حاصل ہوگا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایک بار صفر کے مہینہ میں اہل مدینہ فتنوں میں مبتلا ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ کو ملال ہوا آپ نے جبرئیل سے پوچھا کیا اس مہینہ میں کوئی آفت آئے گی انہوں نے کہا ہاں اس مہینہ کے ختم ہونے پر اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایک بار صفر میں بیمار ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ کو ملال ہوا تھا بعض کہتے ہیں کہ ایک بار اس مہینہ میں مصیبت حسنین رضی اللہ عنہما پر نازل ہوئی تھی آپ نے جبرئیل سے پوچھا کیا اس میں کوئی آفت آئے گی انہوں نے کہا ہاں اس مہینہ کے ختم ہونے پر اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایک بار صفر میں بیمار ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ کو ملال ہوا تھا بعض کہتے ہیں کہ ایک بار اس مہینہ میں مصیبت حسنین رضی اللہ عنہما پر نازل ہوئی تھی آپ نے جبرئیل سے پوچھا کیا اس میں کوئی آفت آئے گی انہوں نے کہا ہاں اس مہینہ کے ختم ہونے پر اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی

سوال۔ صفر کا مہینہ کب سے آیا ہے۔

جواب۔ مشہور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں ذی الحجہ کے آخر میں آئے تھے جب یہ مہینہ آپ کے دنیا میں آنے سے گذرا تو آپ نے جبرئیل سے پوچھا کیا اس میں کوئی آفت آنے والی ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے یہ حدیث فرمائی

سوال۔ صفر کا مہینہ کب سے آیا ہے۔

جواب۔ مشہور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں ذی الحجہ کے آخر میں آئے تھے جب یہ مہینہ

لڑوپا گیا صحیح یہ ہے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سخت محرم سے نہیں اُترے تھے۔ نہ یہ کہ آپ کے گرد تمام قبیلے چاند دیکھنے کی نوبت نہیں آئی اس لیے لوگوں نے نہیں دیکھا موقوف کر دیا تھا مگر صفر کا چاند دیکھنے والا گنہگار نہ ہوگا۔

سوال:۔ آخری چہار شنبہ کو خوشی کیوں کی جاتی ہے؟

جواب:۔ مروی ہے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور فرعون مع لشکر غرق ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری چہار شنبہ کو ستائیس ۲۷ تاریخ صفر میں جب آپ نے کلمہ کفر ۱۲ مَنْ عِنْدِیْ (میرے پاس کون ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوئیں اور پانی منگا کر آپ کا سر دھویا۔ تمام جسم پر پانی ڈالا۔ آپ نے پوچھا کچھ کھانے کو ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا چند روٹیاں ہیں آپ نے فرمایا لاؤ اور فاطمہ کو خبر دو وہ مع حضرت حسنین رضی اللہ عنہم سر پر خرمت ہوئیں آپ نے ان کو گلے لگایا اور حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ رکھا نے میں شربت کی دو پیالیاں تھیں ایک آپ نے بھی کھائی اس شربت میں برکات و نعمت جمع ہوگئے آپ نے فرمایا اَحْیَانِیْ وَاَحْیَا اَهْلِیْ کیف حالہم بفراقی (مجھ کو اور میرے اہل کو زندہ رکھے میرے بعد ان کا تمہارا میرے بعد فراق میں کیا حال ہوگا) سب کے سب رونے لگے آپ نے سب کو دلاسا دیا پھر مسجد میں تشریف لائے آپ کو دیکھ کر سب کے سب خوش ہوگئے اسی خوشی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ہزار اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانچ ہزار دینار اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سات ہزار دینار صدقہ دیئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سو گھوڑے اور سو غلام خیرات کیے۔ اس دن آپ زیارت قبور کو اور اقارب اور بچوں سے ملنے کو تشریف لے گئے۔ چہار شنبہ کو اپنے ازواج سے مباشرت کی پھر جمعہ کو آپ علیل ہوئے اور اسی علالت میں اس علالت سے رحلت فرمائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

۱۶

الجلس السادس عشر

ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر دولت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تو آپ نے پوچھا مجھے کہاں لیے جاتے ہو انہوں نے جواب دیا اَدْخُلُكَ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ اِلٰى دَارِ السُّرُوْرِ وَمِنْ دَارِ الْمِحْنَةِ اِلٰى دَارِ الْجَنَّةِ (میں آپ کو دار غرور سے دار سرور کی طرف اور دار محنت سے دار نعمت کی طرف لیے جاتا ہوں) انہوں نے کہا پہلے تو دکھ دیتے ہو اور اب کہتے ہو کہ یہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا ہم نہ جانتے تھے کہ آپ زبردستی سے جاؤں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا اور ایک طمانچہ مارا کہ آنکھ نکل پڑی۔ انہوں نے درگاہ الٰہی میں فریاد کی تب اللہ نے ان کی آنکھ کر دی اور کہا کہ موت سے پہلے جاؤ اور کہو ذٰلِكَ اِلٰى مَوْتَةٍ وَاِلٰى مَنْ هِيَ لَكَ (موت سے پہلے نہ آؤں گا) یہ سن کر کہا اب خوش ہو کر فرمانے لگے عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ اَرْضَكَ عَرَّفَنِيْ کہ وہ زمین مجھ کو دکھا دیجئے کہ میں اس کے دیکھنے کا مشتاق ہوں) جاننا چاہیئے کہ مومن کی روح جب تک اس جسم سے اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً کی صدا نہیں سنتی جسم سے باہر نہیں آتی جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کی قبض روح کے لیے موت سے تو آپ نے دیکھ کر فرمایا خلیل کہو اور غیر کو میرے بیٹھنے کی جگہ ہے فَنِعْمَ رَبُّ الْمَنْزِلِ (پس کیا اچھا گھر ہے آپ خوش ہو گئے اور روح جسم سے پرواز کر گئی حضرت عزرائیل پھر گئے ہر بار فرشتے قدوصت اے حبیب اللہ کی صدا لیتے کہ موت مومن کے لیے راحت ہے بہشت کی عمر ہے۔ اور کافر سے کہتے ہیں دوزخ کی طرف آ اور دوستان خدا سے کہتے ہیں خدا کی طرف چلو جاننا چاہیئے کہ موت کی یاد کرنا مستحب ہے مگر غلبہ کرنا نہ چاہیئے کہ زندگی سے یاس پیدا ہو جائے حدیث میں ہے طُوْبٰى لِمَنْ ذَكَرَ الْمَوْتَ (خوشخبری ہے جس کی عمر اللہ کی عبادت میں زیادہ ہو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (کہدیجئے اگر تم اپنے کو اللہ کا دوست جانتے ہو تو موت کی آرزو کرو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو) پھر خود فرمایا وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا (وہ تو کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے) حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ

المجلس السابع عشر

فی فضیلۃ رجب شہر اللہ الاصم وفضیلۃ لیلۃ الرغائب

وما یجب علی المرء فی لیلۃ الرغائب کے فضائل کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب

شہر اللہ ومن رجب شہر اللہ الاکرمہ اللہ فی اللیل والنہار

رجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رجب

مہینہ ہے جس نے اس کی بزرگی اللہ دیکھ دی ہے اس کی بزرگی ہے

کے حق میں بیشک فرمایا کہ میں کہ کوئی دوست کسی سے

استحباب فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے امت تک رجب کا مہینہ باعظمت

لوگ اس میں برے کام کرنے سے بچتے تھے حرمت بھی بہت سی کے

سبب عذاب پر عمل بھرے تھے اور رجب سے پہلے مہینہ کو

اسے لئے اس نے اس سے زنا کرنا چاہا پھر عورت سے چھپ لوگ اس مہینہ کا نام رجب

ہیں اس سے کہ رجب کا یہ تھا اس رجب کی عظمت کے خیال سے زنا کرنے سے باز رہا حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ہمارے فلاں نیک بندے کی زیارت کر جاؤ آپ تشریف

گئے اور اس سے کہنے کا اور حکم الٰہی کا تقسیم بیان کیا وہ شخص اور اس سے توبہ

رجب کی عظمت کرنے سے کافر کو دنیا ہی میں دولت اسلام ملی۔ جنتی کے مرتبہ

سو گنا جان مقام شہداء تعظیمی شان رجب کے جیتے ہوئے کی تعظیم کرنے

مذہب ہے کہ جس کا مہینہ میں ماہ مبارک رمضان کے بعد سے بہتر ہے

اور ممکن ہے کہ شان تعظیمی اس وجہ سے ہو کہ یہ مہینہ پہلے مہینوں سے

ہیں۔ ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام۔ اللہ نے اس کو اپنے نام سے پکارا ہے اَلرَّجَبُ شَهْرِیْ
فَمَنْ عَظَّمَ رَجَبًا عَظَّمَ شَهْرِیْ وَمَنْ عَظَّمَ شَهْرِیْ عَظَّمَ اللّٰهَ (رجب میرا مہینہ ہے جس نے اس کی تعظیم کی
اس نے میری تعظیم کی اور جس نے اس کی توہین کی میں اس کی توہین کروں گا) حضرت سرور
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلرَّجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ (رجب اللہ کا مہینہ بہرا ہے) اس
کی وجہ یہ تھی کہ اس مہینہ میں کفار ہتھیار رکھ دیتے تھے اور لڑائی کی آواز نہیں سنائی دیتی تھی
یہ بھی منقول ہے کہ ہر مہینہ میں فرشتے آکر کراماً کاتبین سے بندوں کے نیک و بد اعمال سن
لیا کرتے تھے مگر رجب میں بد عمل سننے کی ان میں درست نہیں ہوتی تھی۔ منجملہ کہتا ہے تعظیم
اشہر حرم یہ ہے کہ قیامت میں رجب تمام مہینہ بندوں کے نیک و بد اعمال بیان
کرتے کرتے تھک جائیں تو کہیں گے الٰہی تو خود جانتا ہے مگر مجھ شرم آتی ہے کہ تیرے بندوں کی
برائیاں بیان کروں الٰہی، منجملہ فضائل رجب دل سے عظمت کرنا اور زبان سے تعریف
کرنا رجب کو حرمت سے بجانا۔ مغفرت کا امید رکھنا۔ نماز روزہ کی زیادتی کرنا اس کا
ثواب ہے۔ اس مہینہ میں جو کوئی ایک روزہ رکھے گا اسے ایک مہینہ کے روزوں کا ثواب
ملے گا۔ جو تین دن اس کے نام کی نوبت بجے گی اور دو ہزار برائیاں مٹائی جائیں گی۔ حدیث میں
ہے جو رجب میں ایک روزہ رکھا گویا اللہ کی بڑی خوشنودی کا مستحق ہوا اور دوزخ سے
کوسوں دور ہو گیا۔ جو دو روزے رکھے گویا دو مہینے کے روزے رکھے اور جو تین روزے رکھے
اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا کہ اس نے دوزخ کی آگ سے تین خندقیں حائل کر لیں
ایک خندق زمین سے آسمان تک دوسری خندق مشرق سے مغرب تک اور تیسری خندق
اتنی بڑی ہے کہ اس کا طول ستر ہزار برس کا ہوگا اور چار روزے رکھنے والے کو
قیامت کی دہشت، حشر کی ہولناکی، فتنہ دجال، عذاب قبر سے بچائے گا۔ اور پانچ روزے رکھنے
والے کو جب کہ آفتاب سوا نیزے پر ہوگا اس کا چہرہ روشن ہوگا اور چھ روزے رکھنے
والے کی تین دعائیں ضرور قبول ہوں گی اور سات روزے رکھنے والے پر دوزخ کا دروازہ بند کر دیا
جائے گا اور آٹھ روزے رکھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے
جائیں گے تاکہ جس دروازے سے چاہے جنت میں جائے اور جو
روزے رکھے گا ہمیشہ جنت میں بغیر روک ٹوک

دس رکعتیں، واکعہ سے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ کوثر پڑھے
اخیر میں پڑھے، تو اس کے پچھلے گناہ معاف کرے گا اور ہر رکعت کے عوض
کی عبادت کا ثواب دے گا اور ہر سورہ کے عوض ایک قصر جنت میں
نہاں اور روزہ دار اور حج کرنے والے کا، جس کو ثواب ملے گا اور ذرا نہ
دست گا اور زبر عرش پاک فرشتہ پکارے گا اے اللہ کے
سے آزاد کر دیا ایسا ہی ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس مہینہ میں
بیس بار پڑھا کرے اور حدیث میں ہے مَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
فَكَأَنَّمَا لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ سَنَةً جس نے رجب کے مہینہ میں ایک بار قل یا
بڑھی، گویا اس کے پچاس برس کے گناہ بخش گئے اس مہینہ میں بہت کثرت
ثواب ہے کوئی بیان حد و حساب نہیں رکھتا
آیہ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ اور بخشتا ہے جو کچھ اس سے نیچے ہے جس
بخشنے دوسرے کو اللہ کے سوا کوئی نہیں اور اس کی برائیوں کا کفارہ کرنا ہے
کا نزول اس مہینہ میں ہوا ہے ہر نیکی کا ثواب بے حساب ملتا ہے اس مہینہ میں
مہینہ میں نہ کیا ہو اگر یہ اس کی عادت کرتا ہے اور مہینہ میں
کُتِبَ لَهُ ثَوَابُ مَنْ صَامَ وَصَلَّى مِائَةَ سَنَةٍ اور لکھا جاتا ہے اس کے لیے ثواب سو برس کے
سے جہنم کو اس کے لیے حرام کر دیتا ہے اور جنت واجب ہو جاتی ہے
اور اس کی خطائیں اس کے لیے معاف ہو جاتی ہے۔

لیلۃ الرغائب

رجب کی پہلی شب جمعہ کو رغائب کہتے ہیں اور رغائب کے معنی عطیات کے ہیں
ہیں کہ فرشتے جمع ہوتے ہیں بہ سبب اس لیلۃ الرغائب میں ہر ہر فرشتہ کے
بخشتا ہے اور فرمایا کہ یہ رات ہزار برس تک کے لیے فرشتوں نے کرتی ہے
کی گئی ہیں جو کوئی (۱) روزہ رکھے (۲) شب بیدار (۳) عابد و زاہد (۴) [illegible]

۱۸

الفصل الثامن عشر

في فضيلة الاستغفار وتقليم الصلاة على النبي ﷺ

وذكر بعض آداب المساجد والصلاة فيها وكراهة التخطي

وبيان ذلك

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

حضرت شیخ مجدد الف ثانی کا نسب

ثمرہ کہ ہمارے فرزند بیٹوں جیسے اور بیٹیاں اچھی ہیں قبول کر لیا اس کو اس کے
سپرد کیا اور پرورش کی اور بڑھایا نیک۔ حضرت زکریا ہر بار کہ ایام عبادت میں حجرت کے
پاس جاتے کچھ نہ کچھ غذا ان کی خدمت میں پاتے جب پوچھتے کہ یہ غذا کہاں سے آئی
جواب ملتا کہ ہم پروردگار کریم سے بہتر جگہ سے بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد ہوا کہ فرشتوں کی
زبان سے بشارت کی آواز سنی جب محراب عبادت میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے
فرشتے آکر عرض کرتے تھے کہ خدا تم کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق
کرنے والا اور سردار اور پرہیزگار اور پیغمبر صالحین سے ہوگا۔ زکریا نے کہا خدایا میرے
ہاں لڑکا کیونکر ہوگا میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ خدا نے کہا ایسا ہی ہوگا
خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ زکریا نے کہا خدایا میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے۔
فرمایا نشانی یہ ہے کہ تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے مگر اشارے سے۔
تم خدا کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ (پس اس نشانی سے حضرت زکریا
یہ سمجھ گئے کہ بیوی حاملہ ہوگئی ہے) حضرت مریم کو ایک آواز میں فرشتوں نے
کہا کہ اے مریم خدا نے تم کو برگزیدہ کیا اور پاک کیا اور تمام عالم کی عورتوں پر
تم کو فضیلت دی۔ اے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ کرو اور
رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے
ذریعہ سے بتاتے ہیں۔ تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریم
کا کفیل ہو (پس اس نشانی سے حضرت زکریا
سمجھ گئے کہ بیوی حاملہ ہوگئی ہے) حضرت مریم کو ایک آواز میں فرشتوں نے
کہا کہ اے مریم خدا تم کو برگزیدہ کیا اور پاک کیا اور تمام عالم کی عورتوں پر
تم کو فضیلت دی۔ اے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ کرو اور
رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے
ذریعہ سے بتاتے ہیں۔ تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریم
کا کفیل ہو

قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِیًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ۝ وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ۝ فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ۝ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۚ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ۝ یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ۝ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ۚ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ۝ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۖ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۖ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ۖ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۚ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا ۝ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۝ یٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ۖ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ۝ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ۖ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ۝ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ۝ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ۝ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ۝ وَنَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِیًّا ۝ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ۝ وَكَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ۝ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۖ وَّمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ ۖ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا ۚ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۚ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ۝ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ۝ وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ۝ اَوَلَا یَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْـًٔا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِیًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْیًا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلْیَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَیَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا ۝ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۚ سَیَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَیَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ۖ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۚ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

[illegible]

۱۸

المجلس التاسع عشر

فی معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَمِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفَتَحَ فَلَمَّا عَلَوْتُ السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ يَسَارِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے جن کی حدیث جزئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی تو اس کا قصہ اس طرح ہے کہ میں حطیم (یا حجر) میں سویا ہوا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے یہ سے یہ تک چاک کیا (راوی کہتا ہے) میں نے جارود سے جو میرے پہلو میں تھا پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ حلق سے ناف تک۔ پھر اس نے میرا دل نکالا۔ پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا۔ میرا دل دھویا گیا پھر بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا سفید رنگ۔ جارود نے پوچھا اے ابوحمزہ! کیا یہ براق تھا؟ انس نے کہا ہاں۔ وہ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی نگاہ پہنچتی تھی۔ میں اس پر سوار کیا گیا۔ جبرئیل مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا پر آئے۔ دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرئیل۔ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں آسمان دنیا پر چڑھا تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دائیں طرف کچھ لوگ ہیں اور بائیں طرف کچھ لوگ ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے۔ اس نے کہا خوش آمدید اے نبی صالح اور اے صالح بیٹے! میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ آدم ہیں اور یہ اسودے ان کے دائیں بائیں ہیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ پس دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں۔ اس لیے جب دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں دوسرے آسمان پر چڑھا۔ اس کے داروغہ سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پہلے کی طرح کہا۔ پھر دروازہ کھولا گیا

[illegible] جو دین میں فساد پیدا کرنے کے لیے لکھ دیتے ہیں۔ پھر آپ نے دیکھا کہ یہ پتھر سے بڑی بیل نکلی چاہتا ہے کہ پھر پتھر میں چھپ جائے مگر نہیں [illegible] مثال تھی جو بڑے بڑے بڑے بڑے ہیں۔ پھر شرمندگی سے لوٹا چاہتے ہیں پھر آپ نے [illegible] اور دوزخ کا مشاہدہ فرمایا اس کے بعد آپ بیت مقدس میں [illegible] امامت کی۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل نے سامنے ایک پیالہ شہد کا اور ایک [illegible] کا پیش کیا آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس وقت حضرت جبرئیل نے کہا کہ آپ نے [illegible] اسلام قبول فرمایا ہے

آں شب کہ بہ سیر آسمانی — رفتی ز سر [illegible]
در پیش براق زیر [illegible] — جبریل چو برق در رکابت
برداشت قدم ز [illegible] — افراشت علم بہ [illegible]
بر خیل رسل امیرت [illegible] — وز سیر سبیل [illegible]

پھر آسمان سے معراج تک اور اس پر چڑھنے کے [illegible] پہنچے جبرئیل نے دروازہ کھولنے کو پکارا لیا گیا کہ [illegible] تمہارے ساتھ کون ہے فرمایا کہ جبرئیل ہیں [illegible] دروازہ کھول گیا آپ نے [illegible] کتاب دیکھا آپ نے حضرت آدم کو دیکھا [illegible] دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں آپ نے [illegible] زیادہ کرم مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح حضرت جبرئیل سے [illegible] کے دوسرے آسمان پر حضرت [illegible] دروازہ کھول گیا آپ نے [illegible] فرشتوں نے مرحبا کہی پھر [illegible] کتاب دیکھا آپ نے حضرت [illegible] دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں آپ نے [illegible] زیادہ کرم مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح حضرت جبرئیل سے [illegible] کے دوسرے آسمان پر حضرت [illegible] [illegible] نبیہ السلام سے ملاقات کی یہ آسمان چاندی کا ہے پھر تیسرے آسمان پر آپ نے [illegible] نبیہ السلام سے ملاقات کی یہ آسمان [illegible] کا ہے پھر آپ [illegible]

اور ثواب میں یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے برابر ہیں جب آپ سے [illegible]
اسے تو آپ کو یہ واقعہ بیان کیا جس کے دل کو [illegible]
تشہد کی [illegible]
[illegible]
روایت [illegible]

البشارۃ العشرون

فی ذکر آیۃ اخری من سورۃ الفاتحۃ تدل علی ان زمان ظہور المسیح الموعود

وانہ یکون فی آخر الزمان کما ہو مشہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شعبان کی بزرگی اور مہینوں پر ایسی ہے جیسے اور نبیوں پر میری بزرگی اور اس واسطے
اِذَا دَخَلَ شَعْبَانُ طَهِّرُوْا اَنْفُسَكُمْ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَحْسِنُوْا بَيْنَكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ
فَضْلِ نَبِيِّكُمْ اَكَانَ شَعْبَانَ شَهْرِيْ وَمَنْ صَامَ مِنْ
جب شعبان کا مہینہ آئے تو چاہیے تمھیں کو پاک کرو جیسے رمضان میں پاک کرتے ہو
بیان کرو بیچ تمھارے شعبان کی بزرگی جیسے میری بزرگی تم پر
میرا مہینہ ہے جس مہینہ میں بزرگ کیے ہیں رزق بندے کے
جان بڑھتی اور قریب ہے جو روزہ رکھے ایک دن شعبان کا
شعبان اور رکھے دو روزے رمضان کے اور قریب ہے جو روزہ رکھے
کا ثواب ہے گا اور اس کے تمام گناہ بخشے جاویں گے اور دوزخ سے آزاد
اور بزرگ حوروں کے مہر ادا کرے گا اور بخشے گا ستر ہزار فرشتوں کو جو شعبان میں
ہیں۔ اس سے شرف ہے اور مہینوں پر شہر شعبان سے عزت ہے جیسے
سے عزت اور بڑائی ہے شعبان میں سب سے برکت اور بہتری اور بہتری ہے ہر
سے من و ان ہے۔ شعبان نزدیک ہے جو ہم سے بچتے اور پرہیز سے
پڑھنے سے دروں میں نور ہے جاننا چاہیے کہ شعبان مثل برسات کے اور رمضان مثل
ہے جب تک برسات نہیں ہوتا پانی نہیں برستا ہے۔ پس جب تک نہاں شعبان
نہ نکلے رمضان میں پاک نہیں ہو سکتا۔ حضرت سید رضا علی صاحب فرماتے
شعبان کی پہلی رات میں اور رکعت نماز اس طرح پر کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
بار سورہ اخلاص پڑھے اور رکوع و سجود میں معمول تسبیح کے بعد سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا
رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا
غَيْرُهٗ لَسَبْعُوْنَ بار زیادہ سے تو اس کے نامہ عمل میں ستر ہزار نیکیاں

۴۱

اہم تاسس الحاشی ترجمہ

طاغیبانہ لیلۃ البراءۃ

شب برات کے نوافل کی برکتیں

بشیر الدین سراج الدین ترجمہ

سَنَةً غَنِيًّا وَإِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي فِي أُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ مَحْرُومًا مُقَتَّرًا عَلَيَّ
رِزْقِي فَامْحُ عَنِّي حِرْمَانِي وَاكْتُبْنِي عِنْدَكَ غَنِيًّا مَرْزُوقًا لِلْخَيْرِ
فَإِنَّكَ قُلْتَ وَأَنْتَ قَوْلُكَ الْحَقُّ فِي أُمِّ الْكِتَابِ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ
وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ۔

مجلس اثنا و عشرون

فی فضیلۃ شہر المبارک رمضان

رمضان المبارک کی فضیلت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

عہ یعنی مولانا عبدالعلی فرنگی محلی ۱۲

۲۳
لیلۃ النصف من شعبان

اور

شب قدر کی فضیلت

اور

شب برأت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ ما لی لا اراک تنام باللیل فقال یا خدیجۃ ما لی لا اراک تنامین باللیل فقلت یا رسول اللہ حدثت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انک تصوم النہار وتقوم باللیل فقال یا خدیجۃ لیلۃ النصف من شعبان یغفر اللہ عز وجل لکل نفس الا لمشرک او مشاحن او قاطع رحم او مدمن خمر او عاق والدیہ او مصر علی الزنا (ترجمہ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو رات کو سوتے نہیں دیکھتی، فرمایا اے خدیجہ کیا وجہ ہے کہ میں تجھ کو رات کو سوتے نہیں دیکھتی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جابر بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو عبادت کرتے ہیں، فرمایا اے خدیجہ شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ عز وجل ہر نفس کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے اور قطع رحم کرنے والے اور شراب کے عادی اور والدین کا نافرمان اور زنا پر اصرار کرنے والے کو (نہیں بخشتا)

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات آتی ہے تو اس رات کی شب بیداری کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اس کو روزی دوں، ہے کوئی مبتلا کہ میں اس کو عافیت دوں، ہے کوئی ایسا ایسا، یہاں تک کہ طلوع فجر ہوتا ہے، پس جو شخص اس رات میں عبادت کرے اس کو بہت بڑا ثواب ملتا ہے، اور جو شخص اس رات روزہ رکھے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ ستر برس کے روزوں کا ثواب ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر گناہگاروں کو بخش دیتا ہے۔

المجلس الرابع والعشرون

الخطبة الثانية وفي اقتداء الصبيان بالكبار

وامتثال الرد في القعود كقضاء الرمان ومثل الكبار

الرد في ذلك بالبيان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي [illegible] والصلاة والسلام على [illegible]

[illegible] فإن [illegible] فقد [illegible]

[illegible] وقد [illegible] فإن [illegible]

[illegible] فإن [illegible] وقد [illegible]

[illegible] فإن [illegible] وقد [illegible]

[illegible] فإن [illegible] وقد [illegible]

[illegible] فإن [illegible] وقد [illegible]

[illegible] فإن [illegible] وقد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے جب ہاتھ نہ آئے گا اور عید الضحیٰ کے دن جس کے لیے فرشتہ نذر کرے گا اسے اللہ کے ولی
جب تک تم دنیا سے اپنا کام کر کیونکہ جب تک کسے گئے تھے تندہی بخش دیتے آئندہ اعمالِ
بد کی کوشش کرو اور تندہی قبول کرنے کی امید رکھو کیونکہ تندہی سے ناامید ہونے والا
(اس کے بعد کا ٹکڑا ہے) اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ
لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۔ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۔ (جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان کے
مقابلہ میں تکبر سے کام لیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھلیں گے اور وہ جنت میں
نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ گزر جائے۔ مجرموں کو ہم
ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے وہی آگ کے
لحاف ہوں گے۔ ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔)

انیسویں صدی کے شعرا

فن فنیۃ انتروپیزو پلیٹ بک

تاریخ اس کے متعلقات کے بیان میں

بشرحہ انتخبات جدیدہ

۲۷

اَلْمُتَبَتِّلِیْنَ لِلتَّائِبِ وَالْمُشْرِفِیْنَ

ق فَضِیْلَۃُ: صَرِفَۃ وَصَلَوٰتُھَا

عرفہ کی فضیلت اور اس کی نماز کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَقَفَ عِنْدَ اَنْبِیَاءِ مُسْتَجَابٌ رواہ احمد و بیہقی

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یوم عرفہ کا کہ کر دیکھو یوم عرفہ کا دن (اللہ کے نزدیک پاک کریم ہے) اس دن کو عرفہ اس لیے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذبح کرنے کی خواب میں تین دن برابر اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جنت کی بات پوچھتے رہے اسی لیے اس دن کا نام عرفہ ہوا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام نے بھی حضرت حوا سے اسی دن ملاقات کی تھی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ اَحْیٰی لَیْلَۃَ عَرَفَۃَ فَلَہُ مِنَ الْاَجْرِ کَذَا وَکَذَا (جس نے شب عرفہ میں بیدار رہ کر عبادت کی پس اس کے لیے اتنا اتنا اجر ہے) اور حدیث میں ہے کہ شب عرفہ میں بیدار رہ کر عبادت کرنے والے جو دل نہ مرے گا جس دل موت ہوگی اور بھی حدیث میں ہے کہ شب عرفہ میں رحمت کے سو حصے ظاہر ہوتے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اور دن باقی مومنین کے لیے۔ حدیث میں ہے کہ شب عرفہ میں جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور رکعت ثانیہ میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ اور مرتب علی نے زین الدین میں صرف ذکر نماز مرتبی سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تو آپ نے فرمایا کہ بیشک دیکھا کرتے ہیں

خطبہ ایام تشریق بیان فرمودہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[illegible] شیطان کے حلق کے [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا
کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ آپ بیدار ہوئے تو ڈرے اور اندیشہ کیا کہ
شیطان کا مکر ہے اور وہی خواب دیکھا۔ صبح کو آپ نے چند دنبے اور گائے اللہ کی راہ
میں ذبح کیے پھر رات کو آپ نے یہی خواب دیکھا اس وقت آپ نے دریافت
کیا کہ یہ خواب کس کے حق میں ہے جواب ملا کہ اسماعیل کے حق میں جب آپ کو یقین ہو
گیا تو پھر صبح کو آپ نے بی بی سے کہا اسماعیل کو خوب دھلا کر کپڑے
پہنا دو میں اللہ کی عبادت کرنے کو شہر سے باہر جاؤں گا۔ [illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم [illegible] اور کہا تمہارے [illegible]
[illegible] کہ حضرت ابراہیم تمہارے بیٹے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے لے گئے ہیں خوں
سے [illegible] کہ باپ بیٹے کو ذبح کرے اس لیے [illegible] حکم
[illegible] حکمت ہوئی کہ [illegible] شیطان وہاں سے ہٹ جائے اور جا کر
[illegible] یہ سن کر شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ
آپ سے مدت سے دور ہوا تو ایک بیٹا ہے غریب ایسے سو بیٹے ہوتے تو میں اللہ کے
[illegible] سب کو ایک ساتھ ذبح کر ڈالتا اور کچھ افسوس نہ کرتا پھر میں نے [illegible]
[illegible] کہ آپ بیٹے کے ساتھ ذبح کریں گے۔ [illegible]
[illegible] کیا کہ [illegible] اس وقت سے [illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام منیٰ پر پہنچے تو دیکھا ہوئے حضرت
[illegible]

۲۵

انیس الواعظین و نشر الخاطرین

فی فضیلۃ یوم الفطر

عید الفطر کی فضیلت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البیان التشخیص

فی خطب الوقت بالکتاب والسنۃ وکلمۃ من السلف والخلف

ولطائف من بدائع الحکم وغرائب الوعظ والحکم

وبیانات

تتعلق بالتصوف والسلوک

کی اس طرح پر کہ رکعتِ اوّل میں فاتحہ کے بعد والشمس اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد
والیل اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد الم نشرح
پڑھے اور باقی آٹھ رکعتوں کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور قل
تین مرتبہ پڑھے۔ فہ نفل الزوال جب آفتاب سر سے ڈھل جائے تو اس
طرح پر کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد تین مرتبہ اور معوذتین ایک ایک مرتبہ اور
آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے فہ نفل الزوال (زوال کی نماز نفل)
رکعت اس طرح پر کہ رکعت اوّل میں فاتحہ کے بعد اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اور رکعت دوم
میں فاتحہ کے بعد اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ اور رکعت سوم
مَنْ یَّاْتِ مِنْ بَیِّنَةٍ اور رکعت چہارم مَنْ لَّا یَزَالُ یَكْذِبُ كَذِبًا وَكَانَ وَكَانَ اور رکعت پنجم
مَنْ لَّا یَتَّقِیْ بِاٰیَاتِهٖ وَكَانَ اور رکعت ششم اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ اور رکعت ہفتم
اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ اور رکعت ہشتم اِنَّ اللّٰهَ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ
لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الْمُبْدِئِ الْمُعِیْدِ سُبْحَانَ بَارِئِ الْخَلْقِ سُبْحَانَ مُنْزِلِ الْقَطْرِ
كُلُّ شَیْءٍ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ پڑھے۔ فہ نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں اوابین کی
اس طرح پر کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ صلوٰۃ اوابین نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان
نماز عشاء کے بعد چار رکعت اس طرح پر کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ صلوٰۃ تہجد نصف شب کے بعد بارہ رکعتیں پڑھے جن میں سے ہر دو رکعت کے بعد
وسلمت فرمایا ہے کہ تہجد کو پابندی سے ادا کرنے والے جنت میں اس طرح چمکیں گے جیسے یہ دونوں انگلیاں چمکتی ہیں اور سبابہ اور وسطیٰ کی انگلیوں کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے رات کو کیسے اٹھ کر میری عبادت کرتے ہیں اور فرمایا ہے کہ تہجد کے پڑھنے والے اٹھ کر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت کو طلب کرتے ہیں اور اللہ کے عذاب دوزخ کے خوف سے اور جنت کی طمع سے دعا کرتے ہیں اور رکعت

۳۱

المجلس الحادی والثلثون

فی فضیلۃ کثرۃ التنزیل وثوابہا

فضائل کثرت تنزیل اور اُسکے ثواب کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراد ہے کہ یہ تو یقینی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ تمام ذکروں میں افضل ہے جیسا کہ حدیث میں افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ موجود ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ سے مراد یہ ہے کہ خدا کے سوا نہ کوئی نفع دینے والا نہ نقصان دینے والا نہ عزت دینے والا نہ ذلت دینے والا ہے نہ تنگی کرنے والا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ سب ارشادات تصدیق ترغیب اور حدیث کے تمام مضامین کو جو تفصیل حاشیہ شرح میں درج کیا ہے اور نہایت دلچسپ اور آسان اور عام فہم مضامین میں مفید مضامین کو بیان کر دیا ہے جس کو دیکھنا ہو دیکھے۔ انتہٰی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بندہ اور خود اپنے لیے استغفار کا حکم ضروری ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے من استغفر ذنبه غفرت له جو شخص بخشش چاہے اور دل اور زبان کے ساتھ رکھے تو بخشا جائے گا۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ تو کسی گناہ کو بھی دوست رکھتا ہے اور بخشش چاہتے رہیں گناہوں کو دوست رکھتے ہوں۔

المجلس الثانی والثلثون

فی فضیلۃ کلمۃ الشہادۃ

کلمۂ شہادت کی فضیلت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

کلمہ پڑھتی ہوں گی جاننا چاہیے کہ رفع سبابہ مستحب ہے اور نماز میں شہادتین پڑھتے
وقت رفع سبابہ کرنے کو سنت کہتے ہیں اور فرمایا ہے جو کوئی شب جمعہ کو لا الٰہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تا قدیر سو بیس مرتبہ پڑھے ایک حج کا ثواب پاوے
گا۔ اور غروب آفتاب کے وقت دس مرتبہ کلمہ شہادت پڑھنے والا ایک بردہ آزاد
کرنے کا ثواب پائے گا اور فرمایا ہے جو کوئی نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور اس کے
بعد اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ
پڑھے ہزار سال کی عبادت کا ثواب پائے گا اور آپ نے خالد جہنی سے فرمایا اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تا آخر کی بہشت سے فرشتوں کی مدد سے
کی بخشش کی بشارت دو اور فرمایا سوتے وقت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تا آخر
پڑھا کرو اسی طرح جب سو کے اٹھو پڑھو اور فرمایا ہے طلوع آفتاب کے وقت اس
کو دس بار پڑھا کرو بہت نیکیاں پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
(اللہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور فرشتے
اور اہل علم جو عدل سے قائم ہیں انصاف کے ساتھ یہی کہتے ہیں یعنی گواہی دیتے ہیں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی غالب حکمت والا ہے) جاننا چاہیے کہ جب
عقیدہ اور کلمہ توحید معبود الٰہی کی وحدانیت کے قائل ہوں تو شہادت پڑھتے
ہیں سب سے زیادہ اس کا مقر ہونا چاہیے اور اولیاء مشائخ یہی تاکید کرتے ہیں کہ
گواہ رہو دنیا کی ہیں غفلت میں ہرگز مرنا نہیں چاہیے اور قرآن شریف میں اس
لئے اکثر مقامات پر اپنی وحدانیت کا ذکر فرمایا ہے تاکہ ہم سے غافل نہ ہوں۔

۳۳
اٹھیس ۲۸ سنتیں اور
تین فضیلت کی استنجا

اور
آداب استنجا کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ

۲۴
[illegible]

[illegible]

تشہیر کے فضائل کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجر اور ثواب

فضیلت صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فضائل درود شریف کے بیان میں

پہلی حدیث

ہیں ہر مؤمن کو ایک مرتبہ درود پڑھنا فرض قطعی ہے کہ کسی مؤمن نے کسی مرحلہ کسی وقت
ہیں درود نہیں پڑھا تو گنہگار ہوگا جیسا کہ تارک نماز کا ہونا ہے ۔ ا
معاذ اللہ درود کے عبادت ہونے کا منکر بیشک کافر ہے اس آیت کی شان سے
کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ تحیتہ و تسلیمہ کا ذکر بلند فرما کر مؤمنین سے
تا خطاب ارشاد کیا ۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ کے ذکر بلند سے کہ درود پڑھنا
دونوں پر درود پڑھنے کو واجب کر دیتا ہے ۔ حضرت مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
رغم انف رجل ذکرت عندہ ولم یصل علیّ ناک گھسا جائے کسی ایسے شخص کی
کہ میرا ذکر اس کے سامنے ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے ۔ حال آنکہ یہ درود حق ثابت
ہیں بھی اختلاف ہے بعضوں کو نماز سے جدا سمجھ کر فرماتے ہیں اور بعض
رعایت آپ کی امت سے ہر تقدیر پر اس کے علماء حنفیہ کا یہی فتویٰ ہے جیسا کہ
فتح القدیر میں فرمایا ہے کان ینبغی ان تجب الصلوٰۃ ہر گز نہیں سمجھا اس کا
مجلس پر درود نہیں پڑھتا فرمایا کاحمق یعنی لم یعرف حق نماز نہیں سمجھا
جس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ بخیل ہے ۔ حدیث میں ہے کہ بخیل وہ شخص ہے کہ ذکر میرے
نہ پڑھے اس کی کئی حدیثیں ہیں اور یہ حال منافق کا بھی ہے ۔ ان
ہوشیار کی پاؤں گئی نہ آپ کا ذکر سنے کہ درود نہ پڑھنا واجب ہے جبکہ ذکر
ہیں سہو کا عذر نہیں ۔ ہم نے بیان کیا ہے کہ تکرار ذکر میں سنے ایک ہی مرتبہ درود
پڑھنا واجب ہے اور آخر تک پڑھتے رہنا مستحب ہے یا ہر مجلس پر درود پڑھنا
واجب ہوتا ہے اور ترک واجب حرام ہے تو اختلاف ہوا یا ہر ذکر میں پڑھنا
درود پر مدار آخر تک خاموش رہنا درود نہ پڑھنا حرام ہے یا جائز اور خلاف
کہ جس مسئلہ میں حلت اور حرمت دونوں کی حدیث پائی جائے یا ان میں حدیث
حرمت میں حدیث پائی جائے یا حدیث حرمت ہمیں نہ گزرا ہو سماعی کا حدیث اخیر حدیث
اختلاف ہوا جائے تو فقہا کی حرمت کی طرف جاتے ہیں ۔ اس مقام پر درود میں حدیث

جو شخص درود شریف کے مقبول ہونے کی وجہ سے شاکی و بدظن نسبت شان رحمت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے درود پڑھتا ہے تو ایک مرتبہ کے درود پڑھنے میں دس
مرتبہ لینی باوجود حضرت کی شان رحمت سے شاکی و بدظن ہونے کے درود پڑھنے
کا ثواب دس مرتبہ کے برابر ہے کم نہیں فرماتے ہیں
کہ کچھ بھی نہ پڑھے کے پڑھنے کے درود پڑھنے سے
درود پڑھنے میں مشغول ہونے کی وجہ سے
ہیں
جناب رسالت مآب سے پڑھنے سے ایک مرتبہ کے درود پڑھنے
ہے کہ جس کا شمار نہیں
ان مقبولین کی مجلس میں
نقل ہیں
آپس کے ثواب سے ہر شخص فضائل درود کا مختصر بیان کرتا ہے

۲۲

مجلس الصلوٰۃ والتشہد

ان تحیات و صلوات اذکار و اقتداء اصحابات

نماز اور تحیات ماثورہ اور قیام جماعت کی نماز

کے بیان میں

[illegible]

الدُّعَاءُ رَأْسُ الْعِبَادَةِ (دعا عبادتوں کا سر ہے) اور فرمایا ہے مَنْ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ (جو اللہ سے نہ مانگے اللہ اس پر غضب کرتا ہے)
کہ وہ ان کو رحم کرتا ہے کہ وہ بڑا وسیع ہے اور فرمایا ہے الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت
کا مغز ہے) اور فرمایا ہے الدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت کی کنجی ہے) اور فرمایا
ہے لِکُلِّ شَیْءٍ زِیْنَةٌ وَزِیْنَةُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ (ہر شئ کے لیے زینت ہے اور
عبادت کی زینت دعا ہے) اور فرمایا ہے اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ (دعا کرو اللہ
سے اور قبولیت کا یقین کرو) اور فرمایا ہے الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْفُقَرَاءِ وَ...
نازل ہوتی ہے غضب مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَ... مِنَ الْاَعْدَاءِ (دعا فقراء کا ہتھیار ہے)
گویا ہے۔ دعا ہی کی وجہ سے اولیا ست ... دشمن ...
اور فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اَنْ یَّرْفَعَ الْعَبْدُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَیَرُدَّہُمَا
صِفْرًا (اللہ حیا والا کریم ہے شرم کرتا ہے اس بات سے کہ بندہ اس کے لیے ہاتھ
اٹھائے اور وہ خالی ہاتھ لوٹا دے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (مجھ
سے مانگو تو میں قبول کروں) بعض خبروں میں وارد ہے اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی خَمْسَةٌ مِنِّیْ
وَخَمْسَةٌ مِنْکَ اَلْاُلُوْہِیَّةُ مِنِّیْ وَالْعُبُوْدِیَّةُ مِنْکَ وَالْجَنَّةُ مِنِّیْ وَالْخِدْمَةُ مِنْکَ وَالنِّعْمَةُ
مِنِّیْ وَالشُّکْرُ مِنْکَ وَالْعَفْوُ مِنِّیْ وَالتَّضَرُّعُ مِنْکَ وَالْاِجَابَةُ مِنِّیْ وَالدُّعَاءُ مِنْکَ (اللہ
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ پانچ چیزیں میری جانب سے ہیں اور پانچ
تمہاری جانب سے (۱) الوہیت میری جانب سے اور عبودیت تمہاری جانب سے (۲) جنت
میری جانب سے اور عبادت تمہاری جانب سے (۳) نعمت میری جانب سے ہے اور شکر

تمہاری جانب سے ہے

قبولیت دعا کے چند آداب ہیں (۱) باوضو ہونا (۲) قبلہ رو ہونا (۳) دو زانو بیٹھنا
(۴) حمد و ثنا کرنا (۵) اول و آخر درود پڑھنا (۶) دونوں ہاتھ پھیلانا (۷) آواز پست
رکھنا (۸) گریہ و زاری کے ساتھ مسنون دعا کرنا (۹) اگر کچھ گناہ ہو تو
جیسی حاجت ہو ویسی ہی دعا کرنا (۱۰) مبارک وقت میں دعا کرنا جیسے شب جمعہ
شب قدر وقت صبح صادق، وقت غروب آفتاب، ختم قرآن وغیرہ

نمازِ قضائے حاجت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل اور ان کے حقوق کے بیان میں

پہلی فصل

اور حقوق کی رعایت کرے ۔

۳۸
اہل بیت حسن و الحسین رضی اللہ عنہما

حق فضیلت استحقاق

جماعت کی فضیلت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقیموا

من اللہ تعالیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھ سے قریب ہو اور دوزخ سے دور رہو

کہ مجھ سے نبیاں خدمت اور دوزخ سے نجات کا باعث ہے حضرت

نے فرمایا ہے خدمت اہل اللہ استحقاق دخول جنت و نجات

ہے اور جماعت کو خوش خلقی فرمایا ہے متابعت اصل ایمان

و حقانیت و حدیث لا یدخل الجنۃ الا متبع ہے جماعت بیان کی جاتی ہے

میری عزت اور جان کی قسم کہ نہ داخل ہوگا جنت میں مگر متبع اور فرمایا ہے

ہے اگرچہ فاسق ہو اور فرمایا ہے میری امت نہ تمام رہے گی مگر

کی یہ کہ عزت خوارج کی بہت سے جنت میں داخل ہوگی اور فرمایا ہے

جماعت سے بہتر ہے اور فرمایا ہے متابعت خدا کا بھی واجب ہے اور

جس نے جماعت چھوڑی نجات پائی اور فرمایا ہے اللہ متابعت ہے اور

فرمایا ہے متابعت کا ایک برس جنگل کی عمر کے سو برس سے بہتر ہے اور فرمایا ہے

دشمن رکھنا خدا سے دشمنی رکھنا ہے نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت امام حسن اور

امام حسین اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم حج کو جا رہے تھے راستہ میں

الفیوض والبرکات

فضیلتِ آیۃ کریمہ

تفسیر آیۂ کریمہ کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

یا وَرِثَۃَ الْاَنْبِیَاءِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکُمْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکُمْ وَمَا تَاَخَّرَ

بیہقی اور رزین نے عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت سرورِ کائنات سید نبی آدم و رازقِ انبیات نے فرمایا ہے جس کے پاس ایک ہی دن کھانا ہو اور وہ بھوکے رہنے سے ڈرے تو فرشتہ اس سے مذاکرہ کرتا ہے اے اللہ کے ولی! (حضرت عیسیٰ کو بھی یہ سب دیئے گئے) واضح آیہ کریمہ مرتبہ صدقات کو بیان کرتی ہے یہ بتاتی ہے کہ خدا بندہ کو دینا اپنا اور اپنے اختیار میں قبض دینے کو بسط کہتے ہیں حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اپنا (یعنی خیرات کی) ذخیرہ کیا وہ بخیل ہے اور فرمایا ہے جو شخص ایک دانہ خیرات کرتا ہے اللہ اس کو ایک جنت دیتا ہے جس کا حوال آپ پہلے کر آئے اور فرمایا ہے جو شخص اپنے کو دوزخ سے بچانا چاہے وہ کھانا کھلانے سے نہ رکے یہ بخشش اپنی ضرورت کی چیز سائل کو دینے سے مقدم کرنے کو بخشش دینا ہے۔ نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عیسیٰ کرم اللہ وجہہ کو بھوک ہوئی اگر حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن ہو تو لیں گے حضرت علی نے آپ کی جگہ پر سو رہے تاکہ اگر کوئی حضرت کو نہ دیکھے

ف ایثار کے معنی ایک چیز کو دوسرے پر ترجیح دینے کے ہیں

مجلس (۴۰)

ذکر منقبت شیخ

بیان اکابر نقشبندیہ کے بیان میں

بسبب تحریک سائل

حدیث میں ہے مَنْ سَخِیَ نَجٰی وَمَنْ بَخِلَ هَلَكَ (جس نے سخاوت کی نجات پائی اور جس نے بخل کیا ہلاک ہوا) صفحہ ۳۶۰ کہتا ہے مشکوٰۃ میں ہے کہ قارون سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زکوٰۃ دینے کو فرمایا پس قارون نے اپنے مال سے مالِ زکوٰۃ نکال کر ایک جگہ جمع کیا تو وہ مثل ایک ٹیلہ کے ہو گیا پس اپنے بخل کی وجہ سے اس نے زکوٰۃ نہ دی اور بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام تمہارا مال لینا چاہتے ہیں سب نے کہا جو تم کہو ہم اس پر عمل کریں۔ قارون نے کہا فلاں زانیہ کو لے آؤ تاکہ وہ حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگائے لوگ اُسے لے آئے قارون نے اُسے کہا اگر تو موسیٰ پر زنا کی تہمت لگائے اور اس زنا سے اپنے کو حاملہ بتائے تو میں تجھے ہزار دینار دوں گا۔ پھر عید کے دن قارون نے لوگوں کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعظ کہنے کی درخواست کی۔ آپ نے وعظ کہا اور بیان کیا جو چوری کرے ہم اس کے ہاتھ کاٹیں گے اور جو کوئی کسی کو زنا کی تہمت لگائے اس کے کوڑے ماریں گے اور جو باعصمت شخص زنا کرے اُسے سنگسار کریں گے۔ قارون نے کہا اگر خود آپ نے ایسا کیا ہو۔ آپ نے فرمایا میرے لیے بھی یہی سزا ہے۔ قارون نے کہا بنی اسرائیل کا گمان ہے کہ آپ نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا اُسے بُلاؤ جب وہ آئی تو آپ نے اسے اللہ اور توراۃ کی قسم دے کر کہا کہ سچ کہہ اُس نے کہا آپ اس سے بری ہیں بلکہ قارون نے مجھے ہزار دینار دینے کو کہا تھا اس شرط پر کہ میں آپ پر زنا کی تہمت لگاؤں لیکن میں اللہ سے ڈرتی ہوں کہ اس کے نبی پر زنا کی تہمت لگاؤں حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور رو کر کہا اے اللہ اگر میں تیرا برحق نبی ہوں تو تو میری فریاد رسی کر۔ وحی نازل ہوئی کہ ہم نے زمین کو تمہارے حکم میں کر دیا۔ آپ نے لوگوں سے کہا جو قارون کے ساتھ ہوں وہ اس کی معیت پر ثابت قدم رہیں اور جو میرے ساتھ ہوں وہ اس سے کنارہ کشی کریں پس دو شخصوں کے سوا سب قارون سے الگ ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے زمین ان کو لیلے زمین نے انہیں گھٹنے تک لے لیا پھر آپ نے حکم کیا زمین نے کمر تک لے لیا پھر آپ نے حکم کیا گردن تک زمین میں دھنس گئے۔

اور وہ لوگ برابر گریہ وزاری کرتے تھے مگر شدّتِ غضب کی وجہ سے آپ نے التفات نہ کیا۔ چوتھی مرتبہ آپ کے حکم سے وُہ بالکل زمین میں غائب ہو گئے بنی اسرائیل آپس میں کہنے لگے کہ حضرت موسیٰؑ نے قارون کو اس لیے بد دعا دی ہے کہ اس کا مال خود لے لیں جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی دُعا کی اُس کا مال اسباب سب زمین میں سما گیا بخیلی کا نتیجہ پایا۔

آنکس کہ بدینار درم خیر نیندوخت　　سرعاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمتِ دُنیا　　با خلق کرم کُن چو خدا با تو کرم کرد

مسلمانوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے) اے اللہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو توفیق دے کہ تیری اور تیرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام کی پوری پابندی کریں اور ہمارا خاتمہ بخیر کرنا اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دینا۔

بادشاہا جرمِ ما را در گذار　　ما گنہگاریم و تو آمرزگار
بر در آمد بندۂ بگریختہ　　آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارم اُمید از لطفِ تو　　زانکہ خود فرمودۂ لَا تَقْنَطُوْا
چشم دارم از گشتہ پاکم کُنی　　پیش ازاں کاندر لحد خاکم کُنی
اندراں دم کز بدن جانم بری　　از جہاں با نورِ ایمانم بری

تمّت بالخیر

الحمد للہ کہ "جلیس الناصحین" ترجمہ "انیس الواعظین" (مترجمہ افضل الفضلاء اکمل الکملاء مولانا حافظ محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی غفر اللہ القوی) حسب فرمائش ایچ ایم سعید کمپنی، مالکان ایجوکیشنل پریس کراچی زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔ اللہ پاک اس سعی کو قبول فرمائیں (آمین)

(مطبوعہ ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک کراچی)

ہمارے ادارہ کی شائع کردہ چند نادر دینی کتب

ترجمان السنہ
کامل ۴ حصص

تالیف:۔ قطب العارفین مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ
اردو زبان میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع اور مستند ذخیرہ بمعہ ضروری تشریحات و مباحث۔

جواھر الحکم
کامل ۳ حصص

تالیف:۔ قطب العارفین مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ
اسلام میں حاکمیت کا تصور اور اسلامی معاشرت کا صحیح نقشہ، قرآن و حدیث کی روشنی میں

صحبتے با اولیاء

ملفوظات:۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ
اصلاح نفس، فکر آخرت، ایمان و یقین اور تصوف کے رموز و آداب پر مشتمل نادر مجموعہ

نزہۃ المجالس

تالیف:۔ علامہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعیؒ
اردو
خیر المجالس
دلچسپ حکایات، عجیب و غریب قصص، لطائف و ظرائف اور ایمان افروز نصیحتوں کا مجموعہ۔

مکتوبات صدی
اردو
حصہ اول، دوم کامل

تالیف:۔ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ
بلیش بہا مکتوبات، تصوف کے اسرار و رموز کا خزانہ ایک انقلاب پیدا کرنے والی کتاب۔

نزہۃ البساتین
اردو
روض الریاحین

تالیف:۔ امام ابی محمد عبداللہ یمنی یافعیؒ
اولیاء اللہ کے مستند حالات و ملفوظات کا نایاب مجموعہ اردو میں دینی

اسلام کا نظام امن

تالیف:۔ محمد ظفیر الدین مفتاحی
اسلام میں امن و امان کی اہمیت کے موضوع پر محققانہ تالیف۔

دین رحمت

تالیف:۔ مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی۔
اس میں اسلام کی عظمت اور عالم انسانیت پر اس کے احسانات کو بیان کیا

رہبر حجاج

مؤلف:۔ الحاج کریم الدین صاحب مدظلہ
حج و عمرہ اور زیارت مدینہ منورہ سے متعلق مفصل معلومات۔

غیبت کیا ہے؟

تالیف:۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی لکھنویؒ
غیبت کے موضوع پر واحد مستند کتاب جو اس گناہ کبیرہ کے ہر پہلو کو اجاگر کر کے اس کی ہلاکت خیزی کا احساس دلاتی ہے۔

ناشر: ایچ۔ ایم سعید کمپنی۔ ادب منزل پاکستان چوک کراچی